بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے یا مسلمان؟

Was Jesus a Christian or a Muslim?

ابو کریم المراکشی

ترجمہ: ندیم اقبال

© www.islamic-invitation.com

© www.islamic-invitation.com

حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مسیحی تھے یا مسلمان؟

(Was Jesus a Christian or a Muslim?)

اِس کتاب یا اِس کے کسی بھی حصّے کی اشاعت، چھپائی اور نقول بنانے کی عام اجازت ہے بشرطیکہ کسی قسم کی ترمیم،اضافہ یا کمی بیشی نہ کی گئی ہو۔

For reproducing, reprinting, or copying any part of this book, or the book as a whole is permitted free of charge on the following conditions: absolutely no change, addition, or omission is introduced.

اس کتاب میں بائبل کے اقتباسات کا اُردو ترجمہ "**کتابِ مقدّس، پاکستان بائبل سوسائٹی، انارکلی، لاہور، پاکستان۔ اشاعت 2010ء**" سے ماخوذ ہے۔ جبکہ قرآنی آیات کے تراجم کے لیے "**القرآن الکریم و ترجمة معانیه و تفسیر الی اللّغة الاردیة، شاہ فہد قرآنِ کریم پرنٹنگ کمپلیکس، مدینہ منورہ، زیرِ نگرانی وزارتِ اسلامی امور، اوقاف، دعوت وارشاد، مملکت سعودی عرب، سنِ طباعت 1420 ہجری**" سے استفادہ کیا گیا ہے۔

مؤلف کی اجازت سے کتاب کے اردو ترجمہ میں مندرجہ ذیل اضافات کیے گئے ہیں:

① تمام حاشیہ جات ② اکثر حوالہ جات کے ساتھ 'متن' کا اضافہ

③ چند عنوانات کے ذیل میں حوالہ جات (اور متن) کا اضافہ

اِس کتاب میں درج بائبل کے حوالہ جات کو ذیل میں دی گئی مثال کے مطابق پڑھا جائے:

یسعیاہ 5:12 ← کتاب یسعیاہ، باب نمبر 5، فقرہ نمبر 12

برائے رابطہ مترجم: nadeem.urdu2007@gmail.com

فہرست مضامین

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	5
2	تعارف	6
3	موازنہ نمبر 1: نماز سے قبل وضو کرنا (طہارت)	8
4	موازنہ نمبر 2: نماز سے قبل جوتے اُتارنا	10
5	موازنہ نمبر 3: مقررہ اوقات پر نماز ادا کرنا	11
6	موازنہ نمبر 4: مخصوص سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا	13
7	موازنہ نمبر 5: زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے سجدہ کرنا	15
8	موازنہ نمبر 6: نماز کے بعد (دُعا کے لیے) ہاتھ اُٹھانا	18
9	موازنہ نمبر 7: روزے رکھنا	19
10	موازنہ نمبر 8: خُدا تعالیٰ کے ایک نبی اور رسول	22
11	موازنہ نمبر 9: خُدا تعالیٰ کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم کرنا (اِسلام پر عمل پیرا ہونا)	27
12	موازنہ نمبر 10: خُدا تعالیٰ (خالقِ کائنات) کا نام	31
13	موازنہ نمبر 11: عقیدۂ توحید (خُدا ایک ہے)	33
14	موازنہ نمبر 12: خُدا تعالیٰ کے بیٹے	39
15	موازنہ نمبر 13: نجات اور مُنجّی	42
16	موازنہ نمبر 14: علمِ غیب	46

نمبر شمار	نام مضمون	صفحہ نمبر
17	موازنہ نمبر 15: معجزاتِ انبیاء علیہم السّلام	48
18	موازنہ نمبر 16: مُلاقات کے وقت "السّلام علیکم" کہنا	50
19	موازنہ نمبر 17: شراب نوشی	52
20	موازنہ نمبر 18: خنزیر کا گوشت کھانا	54
21	موازنہ نمبر 19: جانوروں کا ذبیحہ	56
22	موازنہ نمبر 20: دمِ مسفوح (بہتے خون) والا گوشت کھانا	59
23	موازنہ نمبر 21: باحجاب خواتین	61
24	موازنہ نمبر 22: غُسل کے ذریعے طہارت پانا	63
25	موازنہ نمبر 23: ایک سے زائد نکاح کرنا (کثیر الازدواجی)	66
26	موازنہ نمبر 24: بُتوں، کندہ نقوش، مُجسّموں اور صلیب کے سامنے جُھکنا	69
27	موازنہ نمبر 25: زِناکاری	73
28	موازنہ نمبر 26: ختنے کرانا	75
29	موازنہ نمبر 27: سُود کھانا	77
30	موازنہ نمبر 28: داڑھی رکھنا اور لمبا لباس زیبِ تن کرنا	80
31	موازنہ نمبر 29: عہد نامہ قدیم میں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام کے ساتھ ذکر (بشارت)	82
32	موازنہ نمبر 30: بائبل میں مسلمانوں کا ذِکر	85
33	حاصلِ کلام	87

پیش لفظ

آپ اپنی ذات سے مندرجہ ذیل سوالات پوچھ سکتے ہیں:

① کیا میں یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا سچّا پیروکار ہوں؟
② کیا میں واقعی حق کا متلاشی ہوں یا میں حق کا دُشمن ہوں؟
③ حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے یا مسلمان؟

میں نے ضخیم کُتب اور ویب سائٹس سے حاصل کردہ ٹھوس معلومات ایک سیدھے سادے انداز میں ملخص موازناتی جدولوں* کی شکل میں ترتیب دے کر مہیا کرنے کی کوشش کی ہے۔

میں قاری سے درخواست کرتا ہوں کہ اِس کتاب کا مطالعہ کرتے وقت ہر طرح کے تعصبات کو نکال پھینکیں اور حق کو پانے کی خاطر کشادہ دِلی سے کام لیں کیونکہ صرف یہی طریقہ ہے جس کے ذریعے درست فیصلے کا انتخاب کیا جا سکتا ہے۔ وہ فیصلہ جو کسی بھی شخص کی دنیاوی زندگی اور موت کے بعد کی زندگی کو سنوار دیتا ہے۔

ابو کریم المراکشی

* کتاب کے انگریزی، عربی اور دیگر نسخوں میں موازنہ جدولوں (Tables) کی شکل میں ترتیب دیا گیا ہے۔

تعارف

کرائسٹ (مسیح)

انگریزی لفظ 'کرائسٹ' قدیم یونانی زُبان کے لفظ 'کریسٹوس' Χριστός, *Khristós* سے ماخوذ ہے جو کہ عبرانی زبان کے لفظ מָשִׁיחַ (مسیح) کا ترجمہ ہے اور یہ لفظ (انگریزی میں 'کرائسٹ'؛ عبرانی، عربی اور اُردو میں 'مسیح') حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے بطورِ خطاب استعمال کیا جاتا ہے۔

مسیحی

مسیح کے پیروکاروں کو ''مسیحی'' کہا جاتا ہے۔

اِسلام

اِسلام کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں مکمل طور پر سر تسلیمِ خم کر دینا۔

مسلمان

اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرادی میں اپنا سر تسلیمِ خم کرنے والا شخص ''مسلمان'' (یا ''مسلم'') کہلاتا ہے۔

سابقہ انبیاء پر نازل شدہ احکام و کُتب کی بابت عہد نامہ جدید میں مذکور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے فرامین ملاحظہ ہوں:

"یہ نہ سمجھو کہ میں تورَیت یا نبیوں کی کتابوں کو منسُوخ کرنے آیا ہُوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین ٹل نہ جائیں ایک نُقطہ یا ایک شوشہ توریت سے ہر گز نہ ٹلے گا جب تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔" (متی 5:17-18)

"پھر اُس نے اُن سے کہا یہ میری وہ باتیں ہیں جو میں نے تم سے اُس وقت کہی تھیں جب تمہارے ساتھ تھا کہ ضرُور ہے کہ جتنی باتیں موسیٰ کی توریت اور نبیوں کے صحیفوں اور زبُور میں میری بابت لکھی ہیں پُوری ہوں۔" (لوقا 24:44)

آپ علیہ السلام کے پاس سابقہ شریعتوں کو منسوخ کرنے کا اختیار نہ تھا۔ آپ علیہ السلام کو ان قوانینِ سابقہ کو پورا کرنے، ان کی تصدیق کرنے، ان کو واضح کرنے اور مخصوص صورتوں اور حالات میں ان کا اِطلاق کرنے کا اختیار حاصل تھا۔

---OOO---

موازنہ نمبر	
1	نماز سے قبل وضو کرنا (طہارت)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام نماز سے قبل وضو کا اہتمام فرماتے تھے:

"اور موسیٰ اور ہارون اور اُس کے بیٹوں نے اپنے اپنے ہاتھ پاؤں اُس میں دھوئے۔ جب جب وہ خیمۂ اجتماع کے اندر داخِل ہوتے اور جب جب وہ مذبح کے نزدیک جاتے تو وہ اپنے آپ کو دھو کر جاتے تھے جیسا خُداوند نے موسیٰ کو حکم کیا تھا۔" (خروج 32-40:31) یہ ایک الہامی حکم تھا۔

داؤد علیہ السلام: "میں بے گناہی میں اپنے ہاتھ دھوؤں گا اور اے خداوند! میں تیرے مذبح کا طواف کروں گا۔"

(زبور 26:6) (مزید دیکھیے: دوم سموئیل 12:20)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے نماز سے قبل وضو کرنے کی مخالفت نہیں کی۔ 'یعقوب کا عام خط' 4:8 میں مذکور ہے:

"خُدا کے نزدِیک جاؤ تو وہ تمھارے نزدِیک آئے گا۔ اَے گنہگارو! اپنے ہاتھوں کو صاف کرو اور اَے دودِلو! اپنے دِلوں کو پاک کرو۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا کیونکہ یہ ایک الہامی حکم تھا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی اپنی عبادت گاہوں میں عبادت سے قبل وضو نہیں کرتے۔

مسیحی عبادت سے قبل اپنے ہاتھ اور پاؤں نہیں دھوتے حالانکہ یہ خدائے عزوجل کا حکم ہے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان اپنی مساجد میں (اور کسی بھی جگہ) نماز سے قبل وضو کرتے ہیں۔ مسلمان مخصوص طریقہ کار کے مطابق اپنے ہاتھ، چہرہ، پاؤں وغیرہ دھوتے ہیں۔ (دیکھیے: قرآنِ مجید، سورۃ المائدہ، آیت 6)

حضرت عثمان ابنِ عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ارشاد فرمایا: ''جس نے اچھی طرح وضو کیا (یعنی سنتوں اور آداب و مستحبات کا اہتمام کیا) تو اُسکے گناہ جسم سے نکل جاتے ہیں یہاں تک کہ اسکے ناخنوں کے نیچے سے بھی نکل جاتے ہیں۔'' (صحیح مسلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

نمازسے قبل جوتے اُتارنا	موازنہ نمبر
	2

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو الہامی حکم ہوا کہ مقدّس زمین میں داخل ہونے اور عبادت کرنے سے قبل اپنے جُوتے اُتار دیں:

''اِدھر پاس مت آ۔ اپنے پاؤں سے جُوتا اُتار کیونکہ جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ مقدّس زمین ہے۔'' (خروج 3:5)

''خداوند نے اُس سے کہا کہ اپنے پاؤں سے جُوتی اُتار لے کیونکہ جس جگہ تُو کھڑا ہے وہ پاک زمین ہے۔'' (اعمال 7:33)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا کیونکہ یہ ایک الہامی حکم تھا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی اپنی عبادت گاہوں میں داخل ہونے اور عبادت کرنے سے قبل جوتے نہیں اُتارتے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان مسجد میں داخل ہونے اور نمازسے قبل اپنے جُوتے اُتار دیتے ہیں۔ (دیکھیے: سورۃ طٰہٰ، آیات 11 تا 12)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
3	مقررہ اوقات پر نماز ادا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

بائبل کے مطابق نمازوں کے اوقات 'صبح'، 'شام' اور 'دوپہر' ہیں۔ (بحوالہ: زبور 55:17)

یہاں تک کہ اِن تین اوقات کے دوران کئی اور نمازیں بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔اِس کا ذکر یوں ہے:

''میں تیری صداقت کے احکام کے سبب سے دِن میں سات بار تیری ستایش کرتا ہُوں۔'' (زبور 119:165)

فجر (قبل از طلوعِ آفتاب) کی نماز کا ذکر زبور 5:3 میں موجود ہے۔ فجر سے قبل (رات کے آخری پہر) کی نماز کا ذکر زبور 119:147 اور آدھی رات کے وقت کی نماز کا ذکر زبور 119:62 میں پایا جاتا ہے۔

نمازوں کو مخصوص اوقات میں ادا کرنے کا ذکر زبور 32:6 اور زبور 69:13 میں موجود ہے۔

لٰہذا بمطابق داؤد علیہ السلام نمازوں کو اُن کے متعین اوقات میں ادا کرنے کو نظر انداز کرنا نا قابل قبول تھا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا کیونکہ یہ ایک الہامی حکم تھا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

اکثر مسیحیوں کا عمل بِنا کسی ترتیب اور متعین اوقات کار کے اپنی صبح اور شام کی عبادات سرانجام دینے اور کھانا کھانے سے قبل برکت یا دُعا مانگنے کا ہے۔ایسی بے ترتیب عبادات اور دعائیں مخصوص اعمال کے لیے مخصوص نظامِ اوقات تشکیل نہیں دیتیں۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمانوں کو ہر روز مخصوص اوقات کار میں پانچ نمازیں ادا کرنے کا حکم ہے (اور اِسی پر مسلمانوں کا عمل ہے)۔ ہر فرض نماز تقریباً 05 سے 10 منٹ میں ادا ہوتی ہے۔ مندرجہ ذیل مخصوص اوقات میں نمازوں کا اہتمام کیا جاتا ہے:

① فجر (قبل از طلوعِ آفتاب) ② ظہر ③ عصّر ④ مغرب ⑤ عشاء

اِن کے علاوہ کئی نفلی نمازیں بھی ادا کی جاتی ہیں۔

دیکھیے: سورۃ طٰہٰ، آیت 132 سورۃ الاعراف، آیت 205 سورۃ الاحزاب، آیت 42

سورۃ الفتح، آیت 9 سورۃ الدّھر، آیت 76 سورۃ النّور، آیت 58

سورۃ الطّور، آیت 49 سورۃ بنی اسرائیل، آیت 78 سورۃ ھود، آیت 114

سورۃ طٰہٰ، آیت 130

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

مخصوص سمت کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرنا	موازنہ نمبر
	4

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

داؤد علیہ السلام نے مقدّس ہیکل کی طرف رُخ کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کی:

> "In fear of You I will worship toward Your holy temple." (Psalms 5:7) (NKJV, 1982)
> ''۔۔میں تیرا رُعب مان کر تیری مقدّس ہیکل کی طرف رُخ کر کے سِجدہ کرُوں گا۔'' (زبور 5:7)

> "I will worship toward Your holy temple ..." (Psalms 138:2) (NKJV, 1982)
> ''میں تیری مقدّس ہیکل کی طرف رُخ کر کے سِجدہ کرُوں گا۔'' (زبور 138:2)

گلز ایکسپوزیشن آف دی اِنٹائر بائبل (Gill's Exposition of the Entire Bible) کے مطابق ''[یہ] یروشلم کی عبادت گاہ نہیں، جو کہ ابھی تعمیر نہیں ہوئی تھی۔۔۔بلکہ موسیٰ [علیہ السلام] کی ہیکل ہے جِس میں تابوتِ سکینہ موجود تھا۔'' موسیٰ علیہ السلام کی ہیکل مقدّس عبادت گاہ (Holy Temple) نہیں تھی۔ لٰہذا، یہاں یہ سوال اُٹھتا ہے: وہ کون سی عبادت گاہ تھی جِس طرف رُخ کر کے داؤد علیہ السلام نے عبادت کی؟

سلیمان علیہ السلام نے یروشلم کی طرف رُخ کر کے خدا تعالیٰ کی عبادت کی:

''۔۔۔۔یہ گھر تو کچھ بھی نہیں جِسے میں نے بنایا۔۔۔۔اور تُو اپنے بندہ اور اپنی قوم اِسرائیل کی مناجات کو جب وہ اِس جگہ کی طرف رُخ کر کے کریں تو سُن لینا۔۔'' (دوم تواریخ 6:18-21)

مزید دیکھیے: دانیال علیہ السلام: دانی ایل 6:12 یونس علیہ السلام: یُوناہ 2:7

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے وقتوں میں یروشلم کی طرف رُخ کر کے عبادت کی جاتی تھی۔ (بحوالہ: یوحنا 4:20-21)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ سچے پُرستار خدا تعالیٰ کی عبادت 'رُوح اور سچّائی' سے کریں گے۔ (بحوالہ: یوحنا 4:23-24) یعنی سچے عبادت گزار اپنی عبادت میں خشوع و خصوع والے ہوں گے۔اِس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ کسی بھی سمت کی طرف رُخ کر کے عبادت کریں گے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور مقدس ہیکل کی طرف رُخ کر کے عبادت کی۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

ابتداء میں گرجا گھر (churches) اِس طرز پر تعمیر ہوتے تھے کہ جماعت کا رُخ مشرق کی طرف ہو، وہ سمت جو کہ مسیح کی علامت 'اُبھرتا ہوا سورج' کے طور پر پہچان رکھتی تھی۔ یروشلم کی طرف رُخ کر کے عبادت کرنا بھی عام تھا۔ بعد میں مسیحی کسی بھی طرف رُخ کر کے عبادت کرنے لگے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔وہ کسی مخصوص سمت کی طرف رُخ کر کے عبادت نہیں کرتے۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

دورِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ابتداء میں مسلمان یروشلم (بیت المقدس) کی طرف رُخ کر کے نماز ادا کرتے تھے۔ بعد میں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سمت بدل کر مکّہ مکرمہ میں کعبہ کی طرف رُخ کر کے عبادت کرنے کا حکم دیا۔ (دیکھیے: سورۃ البَقَرۃ، آیت 144) اِسی طرف رُخ کر کے مسلمان اپنی نمازیں ادا کرتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
5	زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے سجدہ کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گزشتہ انبیاء اور اُن کے پیروکار نماز میں زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے سجدہ ریز ہوتے تھے:

نام	حوالہ جات		
ابراہیم علیہ السلام	پیدائش 17:3	پیدائش 17:17	
موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام	خروج 34:8	گنتی 16:22	گنتی 20:6
یشوع علیہ السلام	یشوع 5:14	یشوع 7:6	
الیاس علیہ السلام (ایلیاہ)	اوّل سلاطین 18:42		
داؤد علیہ السلام	زبور 22:29	اوّل سموئیل 20:41	زبور 29:2
سلیمان علیہ السلام (دُعا کے بعد)	دوم تواریخ 7:3		
عزیر علیہ السلام (عزراؔ) (دورانِ دُعا)	نحمیاہ 8:6		
فرشتے	یُوحنّا عارِف کا مکاشفہ 7:11		

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کبھی بھی لوگوں کو اِس طرف دعوت نہیں دی کہ وہ خُدا تعالیٰ کو چھوڑ کر اُن کی عبادت کریں۔ یا پھر ایک اور خُدا یا خدا تعالیٰ کے بیٹے کے طور پر اُن کی پرستش کریں۔ گنتی 23:19 میں صاف لفظوں میں اِس بات کی تصریح یوں ہے:

''خدا انسان نہیں کہ جھوٹ بولے اور نہ وہ آدم زاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے۔۔۔''

خُدا انسان نہیں ہے۔ دیکھیے: اوّل سلاطین 15:29 اور ہوسیع 15:9

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے سجدہ ریز ہوئے اور خُدا تعالیٰ سے دُعا کی:

''پھر زرا آگے بڑھا اور مُنہ کے بل گر کر یُوں دُعا کی۔۔۔'' (متّی 26:39)

''اور وہ تھوڑا آگے بڑھا اور زمین پر گر کر دُعا کرنے لگا۔۔۔'' (مرقس 14:35)

''یِسُوعؔ نے اُس سے کہا۔۔۔ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سِجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر۔''(متّی 4:10)(لوقا 4:8)

آپ علیہ السلام کے حواری بھی اِسی عمل پر کاربند تھے:

''شاگرد یہ سُن کر مُنہ کے بل گرے۔۔۔'' (متّی 17:6)

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی صلیب کے سامنے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیک کر اور ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ میں ڈال کر (مُٹھی نما بناتے ہوئے) عبادت کرتے ہیں۔ وہ پیشانی سے سینے تک اور پھر ایک کندھے سے دوسرے کندھے تک ہاتھ کی انگلیوں کے اشاروں سے صلیب کا نشان بناتے ہیں۔اُن کا یہ فعل حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ثابت نہیں۔

مسیحی زمین پر پیشانی نہیں ٹیکتے (سجدہ ریز نہیں ہوتے)۔

مسیحی اُس طریقہ سے عبادت نہیں کرتے جس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام عمل پیرا تھے۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان ہر روز نمازوں میں زمین پر پیشانی ٹیکتے ہوئے سجدہ ریز ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں ارشاد فرماتا ہے:

﴿اے ایمان والو! رکوع سجدہ کرتے رہو اور اپنے پروردگار کی عبادت میں لگے رہو اور نیک کام کرتے رہو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔﴾ (سورۃ الحج، آیت 77)

﴿یہی وہ انبیاء ہیں جن پر اللہ تعالیٰ نے فضل و کرم کیا جو اولادِ آدم میں سے ہیں اور ان لوگوں کی نسل سے ہیں جنہیں ہم نے نوح (علیہ السّلام) کے ساتھ کشتی میں چڑھا لیا تھا، اور اولادِ ابراہیم و یعقوب سے اور ہماری طرف سے راہ یافتہ اور ہمارے پسندیدہ لوگوں میں سے۔ ان کے سامنے جب اللہ رحمان کی آیتوں کی تلاوت کی جاتی تھی یہ سجدہ کرتے اور روتے گڑگڑاتے گر پڑتے تھے۔﴾ (سورۃ مریم، آیت 58)

﴿ہماری آیتوں پر وہی ایمان لاتے ہیں جنہیں جب کبھی ان سے نصیحت کی جاتی ہے تو وہ سجدے میں گر پڑتے ہیں اور اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح پڑھتے ہیں اور تکبر نہیں کرتے۔﴾ (سورۃ السّجدۃ، آیت 15)

﴿۔۔اللہ کے سامنے سجدہ کرو اور (اسی کی) عبادت کرو۔﴾ (سورۃ النجم، آیت 62)

مزید دیکھیے:	سورۃ الاعراف، آیت 206	سورۃ الرّعد، آیت 15	سورۃ بنی اسرائیل، آیت 109
	سورۃ الفُرقان، آیت 60	سورۃ العَلَق، آیت 19	سورۃ ص، آیت 24
	سورۃ الدّھر، آیت 26	سورۃ یُونس، آیات 9 تا 10	

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
6	نماز کے بعد (دُعا کے لیئے) ہاتھ اُٹھانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت سلیمان علیہ السلام نے عبادت کے بعد (دُعا کے لیے) اپنے ہاتھ اُٹھائے۔ خُدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کی اور اُس کی رحمتوں کے طلبگار ہوئے۔ (دیکھیے: اوّل سلاطین 8:22 ، اوّل سلاطین 8:54)

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی عبادت کے بعد (دُعا کے لیے) اپنے ہاتھ نہیں اُٹھاتے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان نماز کے بعد (دُعا کے لیے) اپنے ہاتھ اُٹھاتے ہیں۔ خُدا تعالیٰ کی حمد و ثناء کرتے ہیں اور اُس کی مغفرت اور رحمتوں کے طلبگار ہوتے ہیں۔

چند دُعاؤں کے لیے مندرجہ ذیل قرآنی آیات دیکھیے:

آیت الکرسی (یعنی سورۃ البَقَرۃ، آیت 255) سورۃ البَقَرۃ، آیت 286 سورۃ الفُرقَان، آیت 74

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
7	روزے رکھنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت موسیٰ علیہ السلام چالیس دن تک روزے سے رہے، نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا:

"۔۔۔ تو میں چالیس دن اور چالیس رات وہیں پہاڑ پر رہا اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔" (استثنا 9:9)

"سو وہ چالیس دِن اور چالیس رات وہیں خُداوند کے پاس رہا اور نہ روٹی کھائی اور نہ پانی پیا۔۔۔" (خروج 34:28)

گزشتہ انبیاء علیہم السّلام نے بھی روزے رکھے:

داؤد علیہ السلام: "۔۔۔ میں نے روزہ رکھا اور میں روتا رہا۔۔۔" (دوم سموئیل 12:22)

عزیر علیہ السلام (عزرا): عزرا 10:6 دانیال علیہ السلام (دانی ایل): دانی ایل 9:3

یہوداہ کے بابُل کی اسیری کے عرصہ میں مخصوص مہینے روزے رکھنے کے لیے مختص کیے گئے۔ (بحوالہ: زکریا 8:19)

ایک مخصوص دن کے روزے کا ذکر یرمیاہ 36:6 اور ایک مخصوص ماہ (نویں ماہ) کے روزوں کا ذکر یرمیاہ 36:9 میں موجود ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور چالیس دِن روزے سے رہے۔ نہ کچھ کھایا اور نہ ہی کچھ پیا، بالآخر اُنہیں بھوک لگی۔ (بحوالہ: متّی 4:2) (مزید دیکھیے: متّی 6:16، متّی 17:21 [1])

---

[1] کتابِ مقدّس (پاکستان بائبل سوسائٹی، انار کلی، لاہور، پاکستان۔ اشاعت 2010ء) میں متّی 17:21 کا اُردو ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:
"(لیکن یہ قِسم دُعا کے سِوا اور کسی طرح نہیں نِکل سکتی)۔" جبکہ انگریزی میں نیو کنگ جیمز ورژن (New King James Version) میں یہ الفاظ مذکور ہیں: "However, this kind does not go out except by prayer and fasting."۔
دونوں تراجم میں لفظ روزہ (fasting) کا فرق واضح ہے۔ مذکورہ اُردو ترجمہ میں "and fasting" کا ترجمہ معدوم ہے۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحیوں کے ہاں روزہ رکھنے کے طریقہ کار میں فرق پایا جاتا ہے۔ کہیں ٹھوس غذاؤں سے دُوری برتی جاتی ہے تو کہیں مخصوص غذائیں (مثلاً گوشت، مچھلی، مرغی اور انڈے) کھانے سے اجتناب کیا جاتا ہے۔ چند دیگر مسیحی روزہ میں مخصوص مشروبات (جیسا کہ دُودھ اور شراب) سے پرہیز برتتے ہیں۔

مسیحی اُس طرح روزہ نہیں رکھتے جیسے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رکھا (یعنی مخصوص وقت تک نہ کچھ کھایا اور نہ کچھ پیا)۔

مسیحی روزے میں بھوکے اور پیاسے نہیں رہتے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان ماہِ رمضان (ہجری کلینڈر کے مطابق نواں مہینہ) میں صبح صادق سے غروبِ آفتاب تک کھانے پینے، ازدواجی تعلقات، تمباکو نوشی، غیبت، جھوٹ فریب اور دیگر خواہشاتِ نفسانی کو ترک کرتے ہوئے صوم (روزہ) کے پابند رہتے ہیں۔ مسلمان بھوک اور پیاس کا مزہ چکھتے ہیں۔ روزہ انسان کو رب کی اطاعت و فرمانبرداری (تقویٰ) میں پختگی میں مدد دیتا ہے۔ غم خواری کا جذبہ اُبھارتا ہے اور دیگر لوگوں کی تکالیف کا احساس دِلاتا ہے۔ زندگی میں نظم و نسق کا سبق سکھاتا ہے اور اتفاق و اتحاد کی اہمیت یاد دِلاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

﴿اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے، تا کہ تم تقویٰ اختیار کرو۔ (183) گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دِنوں میں گنتی کو پُورا کر لے اور اس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت کرے وہ اسی کے لئے بہتر ہے لیکن تمہارے حق میں بہتر کام روزے رکھنا ہی ہے اگر تم باعلم ہو۔ (184) ماہِ رمضان وہ ہے جس میں

قرآن اتارا گیا جو لوگوں کو ہدایت کرنے والا ہے اور جس میں ہدایت کی اور حق و باطل کی تمیز کی نِشانیاں ہیں، تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو پائے اسے روزہ رکھنا چاہیئے، ہاں جو بیمار ہو یا مسافر ہو اسے دوسرے دنوں میں یہ گنتی پوری کرنی چاہیئے، اللہ تعالیٰ کا ارادہ تمہارے ساتھ آسانی کا ہے، سختی کا نہیں، وہ چاہتا ہے کہ تم گنتی پوری کرلو اور اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ہدایت پر اس کی بڑائیاں بیان کرو اور اس کا شکر کرو۔(185)﴾ (سورۃ البقرۃ، آیات 183تا185)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

مُوازنہ نمبر	
8	خُدا تعالیٰ کے ایک نبی اور رسول

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس بات کا پُرچار کیا کہ اُنہیں خُدا تعالیٰ نے (ایک خاص مقصد کے لیے) بھیجا:

''یسُوع نے جواب میں اُن سے کہا کہ میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔'' (یُوحنّا 7:16)

''اور ہمیشہ کی زندگی یہ ہے کہ وہ تجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یسُوع مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''(یُوحنّا 17:3)

''میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔'' (یُوحنّا 5:30)

''یسُوع نے اُن سے کہا میرا کھانا یہ ہے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے موافق عمل کرُوں اور اُس کا کام پُورا کرُوں۔'' (یُوحنّا 4:34) مزید دیکھیے: یُوحنّا 6:38 یُوحنّا 11:41-42

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُود کو خُدا تعالیٰ کا ایک نبی بتلایا:

''مگر مجھے آج اور کل اور پرسوں اپنی راہ پر چلنا ضرور ہے کیونکہ ممکن نہیں کہ نبی یروشلیم سے باہر ہلاک ہو۔ اے یروشلیم! اے یروشلیم! تُو جو نبیوں کو قتل کرتی ہے اور جو تیرے پاس بھیجے گئے اُن کو سنگسار کرتی ہے۔۔۔'' (لوقا 13:33-34)

دیگر لوگوں نے بھی آپ علیہ السلام کو نبی کہا:

''اور سب پر دہشت چھا گئی اور وہ خُدا کی تمجید کر کے کہنے لگے کہ ایک بڑا نبی ہم میں برپا ہُوا ہے اور خُدا نے اپنی اُمّت پر توجُّہ کی ہے۔'' (لوقا 7:16)

''۔۔۔اُنہوں نے اُس سے کہا یسُوعؔ ناصری کا ماجرا جو خُدا اور ساری اُمّت کے نزدِیک کام اور کلام میں قُدرت والا نبی تھا۔'' (لوقا24:19)

مزید دیکھیے: یُوحنّا4:19 یُوحنّا6:14 متّی21:11 یُوحنّا9:17

آپ علیہ السلام کو خادم (بندہ/غلام) کے طور پر ذکر کیا گیا:

''ابرہام اور اضحاق اور یعقوؔب کے خُدا یعنی ہمارے باپ دادا کے خُدا نے اپنے خادم یسُوعؔ کو جلال دِیا۔۔۔''
(اعمال3:13) مزید دیکھیے: اعمال4:27

آپ علیہ السلام کو غیر قوموں کے بجائے بنی اسرائیل کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کی طرف بھیجا گیا:

''اِن بارہ کو یسُوعؔ نے بھیجا اور اُن کو حکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخِل نہ ہونا۔ بلکہ اِؔسرائیل کی کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔'' (متّی10:5-6)

مندرجہ ذیل فقروں میں آپ علیہ السلام کو ''ابنِ آدم'' کہا گیا:

متّی12:32 متّی12:40 متّی17:19 یوحنا6:27
لوقا22:48

آپ علیہ السلام کو 'خُدا کی طرف سے ایک شخص' کہا گیا:

''اے اسرائیلیو! یہ باتیں سُنو کہ یسُوعؔ ناصری ایک شخص تھا جس کا خُدا کی طرف سے ہونا تم پر معجزوں اور عجیب کاموں اور نِشانوں سے ثابت ہُوا جو خدا نے اُس کی معرفت تُم میں دِکھائے۔ چنانچہ تم آپ ہی جانتے ہو۔'' (اعمال2:22)

اِسی بات (خُدا اور انسان میں فرق) کا ذکر عہد نامہ قدیم میں یُوں ہے:

''خُدا اِنسان نہیں کہ جُھوٹ بولے اور نہ وہ آدمزاد ہے کہ اپنا ارادہ بدلے۔۔۔'' (گنتی23:19)

خُدا انسان نہیں ہے:

"۔۔۔وہ نہ تو جُھوٹ بولتا اور نہ پچھتاتا ہے کیونکہ وہ انسان نہیں ہے کہ پچھتائے۔" (اوّل سموئیل 15:29)

"۔۔۔کیونکہ میں اِنسان نہیں۔خُدا ہُوں۔۔۔" (ہوسیع 11:9)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا رَد نہیں گئی:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی دُعا رَد نہیں گئی بلکہ "آسمان سے ایک فرشتہ اُس کو دکھائی دیا۔ وہ اُسے تقویت دیتا تھا۔" (لوقا 22:43)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام حکمِ خداوندی پر عمل پیرا ہوئے اور خُود کو خُدا تعالیٰ کا ایک نبی اور رسول بتایا۔

مسیحیوں کا اعتقاد:

مسیحی عقیدۂ تثلیث کے قائل ہیں (یعنی یہ عقیدہ کہ خُدا تین ہیں۔ اوّل: خُدا تعالیٰ (اللہ تعالیٰ)، دوم: یسوع مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اور سوم: رُوح القدس)[مسیحیوں کے نزدیک یہ عقیدہ 'توحید فی التّثلیث' سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے جِس کے مطابق خُدا ایک ہے اور اس کی ذات ایسے تین اقنوم پر مشتمل ہے جن میں ہر ایک پورے طور پر الوہیّت اور خدائی صفات سے متصف ہے۔]۔ وہ عیسیٰ علیہ السلام کو دوسرے نمبر پر خُدا مانتے ہیں۔اِسی کے ساتھ اُن کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام ہر لحاظ سے کامل خُدا ہیں۔

مسیحیوں کا یہ ماننا ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام بیک وقت 'الوہی'(Divine) بھی ہیں اور 'انسان'(Human) بھی۔ مسیحی اِس نظریہ کے قائل ہیں کہ خُدا تعالیٰ اور اِنسان کے درمیان سفارشی (Mediator) وہی ہو سکتا ہے جو بیک وقت خُدا بھی ہو اور اِنسان بھی۔(اوّل تیمتھیس 5-3-2:میں اِس کا ذکر پایا جاتا ہے۔)

مسیحیوں کی اکثریت اِس امر پر یقین نہیں رکھتی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خُدا تعالیٰ کے ایک نبی، رسول یا بندے تھے۔ حالانکہ آپ علیہ السلام نے خُود کو ایک انسان بتایا۔

مسلمانوں کا اعتقاد:

مسلمان حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی کنواری ماں مریم علیہا السّلام کی عظمت کے قائل ہیں اور اُن سے محبت رکھتے ہیں۔ مسلمان اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے علاوہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دیگر پیغمبروں کو بھی خُدا تعالیٰ کی طرف سے وحی کی جاتی تھی۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خُدا تعالیٰ کے برگزیدہ پیغمبروں میں سے ایک تھے۔ آپ علیہ السلام کو خُدا تعالیٰ کی طرف سے علم و حِکمت عطا کی گئی، آپ علیہ السلام پر رحمتوں کا نزول ہوا اور حضرت آدم علیہ السلام کی طرح بغیر باپ کے آپ کی پیدائش ہوئی۔ آپ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش آپ علیہ السلام کو ہرگز خُدا، خُدا تعالیٰ کے بیٹے یا خُدا تعالیٰ کے جنے ہوئے بیٹے کے درجے پر فائز نہیں کرتی۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

﴿کہنے لگیں [یعنی مریم علیہا السّلام نے کہا] الٰہی مجھے لڑکا کیسے ہوگا؟ حالانکہ مجھے تو کسی انسان نے ہاتھ بھی نہیں لگایا، فرشتے نے کہا، اسی طرح اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے، جب کبھی وہ کسی کام کو کرنا چاہتا ہے تو صرف یہ کہہ دیتا ہے کہ "ہو جا!" تو وہ ہو جاتا ہے۔﴾ (سورۃ آل عمران، آیت 47)

﴿اللہ تعالیٰ کے نزدیک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال ہو بہو آدم (علیہ السلام) کی مثال ہے جسے مٹی سے بنا کر کے کہہ دیا کہ "ہو جا!" پس وہ ہو گیا!﴾ (سورۃ آل عمران، آیت 59)

﴿بے شک وہ لوگ کافر ہو گئے جن کا قول ہے کہ مسیح ابنِ مریم ہی اللہ ہے حالانکہ خود مسیح نے اُن سے کہا تھا کہ اے بنی اسرائیل! اللہ ہی کی عبادت کرو جو میرا اور تمہارا سب کا رب ہے، یقین مانو کہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس پر جنّت حرام کر دی ہے، اس کا ٹھکانہ جہنم ہی ہے اور گنہگاروں کی مدد کرنے والا کوئی نہیں ہوگا۔﴾

(سورۃ المائدہ، آیت 72)

﴿وہ لوگ بھی قطعاً کافر ہو گئے جنہوں نے کہا، اللہ تین میں کا تیسرا ہے، دراصل سوا اللہ تعالیٰ کے کوئی معبود نہیں۔ اگر یہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان میں سے جو کفر پر رہیں گے، انہیں المناک عذاب ضرور پہنچے گا۔﴾
(سورۃ المائدہ، آیت 73)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنی پیدائش کے بعد والدہ کی گود میں لوگوں سے ہمکلام ہونے کا ذکر سورۃ مریم میں موجود ہے جس کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

﴿مریم نے اپنے بچّے کی طرف اِشارہ کیا۔ سب کہنے لگے کہ لو بھلا ہم گود کے بچّے سے باتیں کیسے کریں؟ (29) بچّہ بول اُٹھا کہ میں اللہ تعالیٰ کا بندہ ہوں۔ اُس نے مجھے کتاب عطا فرمائی اور مجھے اپنا پیغمبر بنایا ہے۔ (30) اور اس نے مجھے بابرکت کیا ہے جہاں بھی میں ہوں، اور اس نے مجھے نماز اور زکوٰۃ کا حکم دیا ہے جب تک بھی میں زِندہ رہوں۔ (31) اور اُس نے مجھے اپنی والدہ کا خدمت گزار بنایا ہے اور مجھے سرکش اور بدبخت نہیں کیا۔ (32) اور مجھ پر میری پیدائش کے دِن اور میری موت کے دِن اور جس دِن کہ میں دوبارہ زندہ کھڑا کیا جاؤں گا، سلام ہی سلام ہے۔ (33) یہ ہے صحیح واقعہ عیسیٰ ابنِ مریم (علیہ السلام) کا، یہی ہے وہ حق بات جس میں لوگ شک و شبہ میں مبتلا ہیں۔ (34) اللہ تعالیٰ کے لئے اولاد کا ہونا لائق نہیں، وہ تو بالکل پاک ذات ہے، وہ تو جب کسی کام کے سرانجام دینے کا اِرادہ کرتا ہے تو اسے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، وہ اسی وقت ہو جاتا ہے۔ (35) میرا اور تم سب کا پروردِگار صرف اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ تم سب اُسی کی عبادت کرو، یہی سیدھی راہ ہے۔ (36)﴾ (سورۃ مریم، آیات 29 تا 36)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
9	**خُدا تعالٰی کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرنا** (اِسلام پر عمل پیرا ہونا)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُدائے عزو جل کی منشاء و رضا کے سامنے خُود کو عاجز کیا:

"۔۔۔تَو بھی میری مرضی نہیں بلکہ تیری ہی مرضی پُوری ہو۔"(لوقا22:42)(متّی26:39) (مرقس14:36)

خُدا کے تابع ہو جاؤ:

بائبل کا قدیم ترین ترجمہ یونانی زُبان میں ملتا ہے۔ خُدا تعالٰی کی اطاعت میں سر تسلیم خم کرنے کا حکم عہد نامہ جدید میں 'یعقُوب کا عام خَط' میں مذکور ہے۔ قدیم یونانی زبان میں اِس حکم کی تحریر (Υποτάγητε οὖν τῷ Θεῷ) ہے اور جدید یونانی زبان میں یہ حکم یوں تحریر کیا گیا ہے: (Υποταχθείτε, λοιπόν, στον Θεό)۔ انگریزی زُبان میں اِس تحریر کا ترجمہ یہ ہے: "Submit yourself therefore to God." (پس خُدا کے تابع ہو جاؤ)۔ خُدا کا تابع ہونے کا مطلب ہے 'مسلمان ہو جاؤ'۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُدا تعالٰی کی عبادت کی:

دیکھیے: لوقا5:16 متّی26:39 متّی26:42 متّی26:44

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُدا تعالٰی سے التجاء کی اور اُس کی مدد کے طلبگار ہوئے:

لعزر کو زندہ کرنے کے بیان میں یہ مذکور ہے کہ آپ علیہ السلام نے خُدا تعالٰی سے التجاء کی اور مدد طلب کی:

"پس اُنہوں نے اُس پتھّر کو ہٹا دِیا۔ پھر یِسُوعؔ نے آنکھیں اُٹھا کر کہا اَے باپ میں تیرا شُکر کرتا ہُوں کہ تُو نے میری سُن لی۔ اور مجھے معلوم تھا کہ تُو ہمیشہ میری سُنتا ہے مگر اِن لوگوں کے باعث جو آس پاس کھڑے ہیں میں نے یہ کہا

تاکہ وہ ایمان لائیں کہ تُو ہی نے مجھے بھیجا ہے۔ اور یہ کہہ کر اُس نے بُلند آواز سے پُکارا کہ اَے لعزؔر نِکل آ۔''

(یُوحنّا 11:41-43)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ہمیشہ اِس بات کا اظہار کیا کہ وہ خُدا تعالیٰ کے مطیع ہیں:

''میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔'' (یُوحنّا 5:30)

''لیکن یہ اِس لئے ہوتا ہے کہ دُنیا جانے کہ میں باپ سے محبّت رکھتا ہُوں اور جِس طرح باپ نے مجھے حکم دیا میں ویسا ہی کرتا ہُوں۔'' (یُوحنّا 14:31)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُدا تعالیٰ کی اطاعت میں سرِ تسلیم خم کیا اور خُدا تعالیٰ کے حکم پر عمل پیرا ہوئے۔ آپ علیہ السلام نے اپنے اِسلام کا اظہار کیا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام (کو خُدا کا رُتبہ دیتے ہوئے) اُنہی کے تابع ہونے کے دعویٰ کا دَم بھرتے ہیں۔ اُن کا یہ ایمان ہے کہ صرف عیسیٰ علیہ السلام کے ذریعے ہی خُدا تعالیٰ تک پہنچا جا سکتا ہے۔

مسیحی اِس بات کو یکسر فراموش کر بیٹھے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرِ تسلیم خَم کیا اور مشیتِ الٰہی کے سامنے اپنی منشاء و رضا کو عاجز کیا۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ روزِ اوّل سے مبعوث کیے گئے تمام انبیاء مسلمان تھے۔ نوح، ابراہیم، یعقوب، لوط، یوسف، موسیٰ، سلیمان، عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السّلام بشمول خاتم النّبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب کے سب مسلمان تھے۔ تمام انبیاء علیہم السّلام نے اپنے لوگوں کو ایک ہی پیغام کی تبلیغ کی۔ تمام انبیاء کا مذہب یہی تھا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرِ تسلیم خَم کیا جائے۔ اُن سب نے اِسلام کا اظہار کیا۔

آیاتِ قرآنی مُلاحظہ ہوں:

﴿ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) کعبہ کی بنیادیں اور دیواریں اٹھاتے جاتے تھے اور کہتے جارہے تھے کہ ہمارے پروردِگار! تو ہم سے قبول فرما، تو ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔(127) اے ہمارے رب! ہمیں اپنا فرمانبردار بنالے اور ہماری اولاد میں سے بھی ایک جماعت کو اپنی اطاعت گزار رکھ اور ہمیں اپنی عبادتیں سکھا اور ہماری توبہ قبول فرما، تو توبہ قبول فرمانے والا اور رحم وکرم کرنے والا ہے۔(128)﴾ (سورۃ البقرۃ، آیات 127تا128)

﴿اِس کی وصیت ابراہیم (علیہ السلام) اور یعقوب (علیہ السلام) نے اپنی اولاد کو کی، کہ ہمارے بچو! اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے اس دین کو پسند فرمالیا ہے، خبردار! تم مسلمان ہی مرنا۔(132) کیا (حضرت) یعقوب (علیہ السلام) کے انتقال کے وقت تم موجود تھے؟ جب انہوں نے اپنی اولاد کو کہا کہ میرے بعد تم کس کی عبادت کروگے؟ تو سب نے جواب دیا کہ آپ کے معبود کی اور آپ کے آباواجداد ابراہیم (علیہ السلام) اور اسماعیل (علیہ السلام) اور اسحاق (علیہ السلام) کے معبود کی جو معبود ایک ہی ہے اور ہم سب اُسی کے فرمانبردار رہیں گے۔(133)﴾ (سورۃ البقرۃ، آیات 132تا133)

﴿(حضرت ابراہیم علیہ السلام نے) کہا کہ اللہ کے بھیجے ہوئے (فرشتو!) تمہارا کیا مقصد ہے۔(31) انہوں نے جواب دیا کہ ہم گناہ گار قوم کی طرف بھیجے گئے ہیں۔(32) تاکہ ہم ان پر مٹی کے کنکر برسائیں۔(33) جو تیرے رب کی طرف سے نشان زدہ ہیں، ان حد سے گزر جانے والوں کے لیے۔(34) پس جتنے ایمان دار وہاں تھے ہم نے انہیں نکال لیا۔(35) اور ہم نے وہاں مسلمانوں کا صرف ایک ہی گھر پایا۔(36)﴾ (سورۃ الذّٰریٰت، آیات 31تا36)

﴿[یوسف علیہ السلام نے کہا] اے میرے پروردگار تو نے مجھے ملک عطا فرمایا اور تو نے مجھے خواب کی تعبیر سکھلائی۔ اے آسمان وزمین کے پیدا کرنے والے! تو ہی دنیا وآخرت میں میرا ولی (دوست) اور کارساز ہے، تو مجھے اِسلام کی حالت میں فوت کر اور نیکوں میں مِلادے۔﴾ (سورۃ یُوسُف، آیت 101)

﴿وہ کہنے لگی اے سردارو! میری طرف ایک باوقعت خط ڈالا گیا ہے۔(29) جو سلیمان کی طرف سے ہے اور جو بخشش کرنے والے مہربان اللہ کے نام سے شروع ہے۔(30) یہ کہ تم میرے سامنے سرکشی نہ کرو اور مسلمان بن کر میرے پاس آجاؤ۔(31)﴾ (سورۃ النّمل، آیات 29تا31)

﴿بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک دینِ اسلام ہی ہے، اور اہلِ کتاب نے اپنے پاس علم آجانے کے بعد آپس کی سرکشی اور حسد کی بناء پر ہی اختلاف کیا ہے اور اللہ تعالیٰ کی آیتوں کے ساتھ جو بھی کفر کرے اللہ تعالیٰ اس کا جلد حساب لینے والا ہے۔[19] پھر بھی اگر یہ آپ سے جھگڑیں تو آپ کہہ دیں کہ میں اور میرے تابعداروں نے اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا سر تسلیم خم کر دیا ہے اور اہلِ کتاب سے اور ان پڑھ لوگوں سے کہہ دیجئے! کہ کیا تم بھی اطاعت کرتے ہو؟ پس اگر یہ بھی تابعدار بن جائیں تو یقیناً ہدایت والے ہیں اور اگر یہ رو گردانی کریں، تو آپ پر صرف پہنچا دینا ہے اور اللہ بندوں کو خوب دیکھ بھال رہا ہے۔[20]﴾ (سورۃ آلِ عمران، آیات 19 تا 20)

مزید دیکھیے:	سورۃ یُونس، آیات 71 تا 72	سورۃ المآئدہ، آیت 3	سورۃ المآئدہ، آیت 44
	سورۃ النّمل، آیت 38	سورۃ النّمل، آیت 42	سورۃ النّمل، آیت 44
	سورۃ آلِ عمران، آیت 52	سورۃ آلِ عمران، آیت 83	سورۃ المؤمن، آیت 66

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
10	خُدا تعالیٰ (خالقِ کائنات) کا نام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی زُبان آرامی (Aramaic) تھی۔ آرامی زُبان میں خُدا تعالیٰ کا نام Standard Script میں (ܐܠܗ) اور Estrangela script میں (ܐܠܗ) تحریر کیا جاتا ہے اور اِسے Alah (آلَہ) پڑھا جاتا ہے۔ عربی (Arabic) زبان میں خُدا تعالیٰ کا نام ''اللہ'' (Allah) لکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ عبرانی (Hebrew) زُبان میں خُدا تعالیٰ کے لیے استعمال ہونے والا ایک بُنیادی لفظ (אלה) ہے جو کہ 'اِلوہ' (Eloh) پڑھا جاتا ہے۔ اگر اِس لفظ کو علاماتِ تلفظ ('اعراب' یا 'حرکات و سکنات') کے بغیر پڑھا جائے تو یہ باآسانی Alah (آلَہ) پڑھا جا سکتا ہے۔ 'پیدائش 1:1' میں عبرانی کا یہ لفظ אֱלֹהִים 'الوہیم' (Elohim) [1] پایا جاتا ہے۔ ذہن نشین رکھیے کہ ים ('یم') کا اضافہ بصورتِ جمع ہے اور یہ جمع عددی نہیں بلکہ ادبی [2] ہے۔ بائبل کے مطابق عیسیٰ علیہ السلام نے خُدا تعالیٰ کے لیے دو الفاظ 'ایلی' (Eli) اور 'اِلوہی' (Eloi) کا استعمال کیا۔

---

[1] شیخ احمد دیدات صاحب نے اپنی کتاب ''?Is the Bible God's Word'' (کیا بائبل کلامِ الٰہی ہے؟) میں 'Scofield Reference Bible' (سکوفیلڈ ریفرنس بائبل) کی کتاب 'پیدائش' باب اوّل فقرہ اوّل کے صفحے کا عکس پیش کیا ہے۔ مذکورہ عکس میں اِس فقرہ کی تفسیر میں 'Elohim' (الوہیم) اور 'Alah' (آلَہ) کے الفاظ مذکور ہیں۔ احمد دیدات صاحب نے لکھا ہے کہ اِس کے بعد کے ایڈیشنز میں باقی متن وہی ہے مگر لفظ 'Alah' حذف کر دیا گیا ہے۔

[2] متعدد زبانوں میں جمع کے صیغے کی دو قسمیں ہیں۔ ایک عددی جمع کا صیغہ ہے جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ زیرِ بحث چیز تعداد میں ایک سے زیادہ ہے۔ جمع کا دوسرا صیغہ احترام [ادب] کے لیے بولا جاتا ہے۔ جیسا کہ انگریزی زبان میں ملکہ انگلستان اپنا ذکر ''آئی'' (I) کی جگہ ''وی'' (We) کے لفظ سے کرتی ہے۔ یہ اندازِ تخاطب رائل پلورل (Royal Plural) یعنی شاہی صیغۂ جمع کے الفاظ سے معروف ہے۔ بھارت کے سابق وزیرِ اعظم راجیو گاندھی ہندی میں کہا کرتے تھے: ''ہم دیکھنا چاہتے ہیں'' گویا ہندی اور اردو میں ''ہم'' رائل پلورل ہے۔ (ماخوذ از ''اسلام پر 40 اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب'' ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک، ترجمہ: پروفیسر محمد رضا /ذوالقرنین، ناشر: دارُ السّلام)

(حوالہ جات: متّی 27:46 اور مرقس 15:34) یہ دونوں الفاظ 'ایلی' اور 'اِلوہی' لفظ (אֱלֹהַ) 'اِلوہ' سے مشتق ہیں۔ یہ لفظ جیسا کہ اُوپر ذکر کیا گیا Alah (اَلَہ) بھی پڑھا جاسکتا ہے جو کہ عربی زُبان میں ''اللہ'' (Allah) ہے۔ اِس کا ترجمہ 'یہواہ' کرنا غلط ہے۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

عربی مسیحی خُدا تعالیٰ کے لیے لفظ 'اللہ' استعمال کرتے ہیں۔

دیگر مسیحی خُدا تعالیٰ کے لیے 'اِلوہ' (אֱלֹהַ)، 'ایلی'، 'اِلوہی' یا 'اللہ' کے الفاظ استعمال نہیں کرتے۔

مسیحیوں کا عمل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے طرزِ عمل پر نہیں ہے۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان اُسی خُدا کی عبادت کرتے ہیں جس کی عبادت نوح، ابراہیم، موسیٰ، داؤد، عیسیٰ اور دیگر انبیاء علیہم السّلام نے کی۔

خُدا تعالیٰ کا نام 'اللہ' ہے۔

آیاتِ قرآنی کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

﴿ وہی اللہ ہے جِس کے سِوا کوئی معبود نہیں، چھپے کھلے کا جاننے والا مہربان اور رحم کرنے والا۔[22] وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بادشاہ، نہایت پاک، سب عیبوں سے صاف، امن دینے والا، نگہبان، غالب زور آور، اور بڑائی والا، پاک ہے اللہ ان چیزوں سے نہیں یہ اس کا شریک بناتے ہیں۔[23] وہی اللہ ہے پیدا کرنے والا وجود بخشنے والا، صورت بنانے والا، اسی کے لیے (نہایت) اچھے نام ہیں، ہر چیز خواہ وہ آسمانوں میں ہو خواہ زمین میں ہو اس کی پاکی بیان کرتی ہے، اور وہ غالب حِکمت والا ہے۔[24] ﴾ (سورۃ الحَشر، آیات 22 تا 24)

مزید دیکھیے: آیت الکرسی (یعنی سورۃ البقرۃ، آیت 255) اور سورۃ الاِخلاص (سورۃ 112)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	عقیدۂ توحید
11	(خدا ایک ہے)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

کسی نبی نے عقیدۂ تثلیث کی تبلیغ نہیں کی بلکہ تمام انبیاء نے عقیدۂ توحید کا پُرچار کیا۔

بائبل کے مشہور دس احکامات میں سے اوّل حکم (خروج باب 20، فقرہ 3) مندرجہ ذیل ہے:

"میرے حضور تُو غیر معبُودوں کو نہ ماننا۔"

خُدا تعالیٰ کے یہ احکامات واضح ہیں اور تضادات اور ابہام سے پاک ہیں۔ "کیونکہ میں خُداوند تیرا خُدا (ہوں)۔" کا فقرہ بائبل میں متعدد مقامات پر مذکور ہے۔

گزشتہ تمام انبیاء علیہم السّلام نے توحید کی تبلیغ کی:

موسیٰ علیہ السلام	"تُو خُداوند اپنے خُدا کا خَوف مت ماننا اور اُسی کی عبادت کرنا اور اُسی کے نام کی قسم کھانا۔" (اِستِثنا 6:13) مزید دیکھیے: خروج 3:14-15 خروج 20:2 پیدائش 17:1 خروج 20:3-5 احبار 19:3-4 خروج 18:11 اِستِثناء 6:4-9
داؤد علیہ السلام	"وُہی خُداوند ہمارا خُدا ہے۔ اُس کے احکام تمام زمین پر ہیں۔" (زبُور 105:7) مزید دیکھیے: زبُور 83:18 زبُور 104:1 زبُور 118:27 زبُور 118:28
سلیمان علیہ السلام	"۔۔۔ خُدا سے ڈر اور اُس کے حکموں کو مان کہ انسان کا فرضِ کُلّی یہی ہے۔ کیونکہ خُدا ہر ایک فعل کو ہر ایک پوشیدہ چیز کے ساتھ خواہ بھلی ہو خواہ بُری عدالت میں لائے گا۔" (واعِظ 12:13-14) مزید دیکھیے: امثال 9:10

یسعیاہ علیہ السلام	''خُداوند اسرائیل کا بادشاہ اور اُس کا فدیہ دینے والا ربُّ الافواج یُوں فرماتا ہے کہ میں ہی اوّل اور میں ہی آخر ہُوں اور میرے سِوا کوئی خُدا نہیں۔'' (یسعیاہ 44:6) مزید دیکھیے: یسعیاہ 45:19 یسعیاہ 43:10-11 یسعیاہ 45:21-23 یسعیاہ 40:28

کوئی شخص خُدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکتا:

''اور یہ بھی کہا تُو میرا چہرہ نہیں دیکھ سکتا کیونکہ اِنسان مجھے دیکھ کر زِندہ نہیں رہے گا۔'' (خروج 33:20)

خُدا تعالیٰ انسان یا ابنِ انسان نہیں ہے:

''خُدا اِنسان نہیں کہ جُھوٹ بولے اور نہ وہ آدمزاد ہے کہ اپنا اِرادہ بدلے۔ کیا جو کچھ اُس نے کہا اُسے نہ کرے؟ یا جو فرمایا ہے اُسے پُورا نہ کرے؟'' (گنتی 23:19)

''۔۔۔ کیونکہ وہ اِنسان نہیں ہے کہ پچھتائے۔'' (اوّل سموئیل 15:29)

''۔۔۔ کیونکہ میں اِنسان نہیں۔ خُدا ہوں۔۔۔'' (ہوسیع 11:9)

خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان ہے: ''اوّل [حکم] یہ ہے اَے اسرائیل سُن۔ خُداوند ہمارا خُدا ایک ہی خُداوند ہے۔'' (مرقس 12:29)

آپ علیہ السلام نے کبھی یہ نہیں فرمایا کہ وہ خُدا ہیں اور یہ کہ اُن کی عبادت کی جائے۔ آپ علیہ السلام نے لوگوں کو صرف خُدائے واحد سے مانگنے اور اُسی کی عبادت کرنے کی تعلیم دی:

''اور ہمیشہ کی زِندگی یہ ہے کہ وہ تُجھ خُدایِ واحِد اور برحق کو اور یِسُوعؔ مسیح کو جِسے تُو نے بھیجا ہے جانیں۔''

(یُوحنّا 17:4)

''یِسُوعؔ نے اُس سے کہا اَے شَیطان دُور ہو کیونکہ لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر۔'' (متّی 4:10)

''یسوؔع نے جواب میں اُس سے کہا لکھا ہے کہ تُو خُداوند اپنے خُدا کو سجدہ کر اور صِرف اُسی کی عبادت کر۔"(لوقا 4:8)

"مگر وہ جنگلوں میں الگ جا کر دُعا کیا کرتا تھا۔''(لوقا 5:16)

''پھِر وہ ایک جگہ آئے جِس کا نام گتسِمنی تھا اور اُس [یسوؔع] نے اپنے شاگردوں سے کہا یہاں بیٹھے رہو جب تک میں دُعا کروں۔''(مرقس 14:32)

کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خُدا:

آپ علیہ السلام کے مطابق کوئی بھی نیک(good) نہیں ہے سوائے خُدا تعالیٰ کے:

''پھِر کسی سردار نے اُس سے یہ سوال کیا کہ اَے نیک اُستاد! میں کیا کرُوں تاکہ ہمیشہ کی زِندگی کا وارِث بنُوں؟۔ یسوؔع نے اُس سے کہا تُو مجھے کیوں نیک کہتا ہے؟ کوئی نیک نہیں مگر ایک یعنی خُدا۔'' (لوقا 18:18-19)

مزید دیکھیے: مرقس 10:18 اور متّی 19:17

خُدا تعالیٰ کو نہ کوئی دیکھ سکتا ہے اور نہ سُن سکتا ہے:

''۔۔۔تُم نے نہ کبھی اُس کی آواز سُنی ہے اور نہ اُس کی صُورت دیکھی۔'' (یوحنّا 5:37)

شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے:

خُدا تعالیٰ کی واحدانیت پر 'یعقُوب کا عام خَط' باب 4 کا فقرہ 12 مُلاحظہ ہو:

''شریعت کا دینے والا اور حاکم تو ایک ہی ہے جو بچانے اور ہلاک کرنے پر قادر ہے۔۔۔''

خُدا نہیں بدلتا:

''ہر اچھی بخشِش اور ہر کامل انعام اُوپر سے ہے اور نُوروں کے باپ کی طرف سے ملتا ہے جِس میں نہ کوئی تبدیلی ہو سکتی ہے اور نہ گردِش کے سبب سے اُس پر سایہ پڑتا ہے۔'' ('یعقُوب کا عام خَط' 1:17)

آپ علیہ السلام کے حواریوں نے ان تعلیمات کو اپنایا اور ایک خُدا پر ایمان لائے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام خُدا تعالیٰ کی واحدانیت کے قانون پر عمل پیرا ہوئے (اور لوگوں کو اِس کی تعلیم دی)۔

مسیحیوں کا عقیدہ:

مسیحی عیسیٰ علیہ السلام (یسوع مسیح) کو خُدا یا خُدا تعالیٰ کا بیٹا مان کر اوّل حکم کو ٹھکراتے ہیں۔

قسطنطین کی منعقدہ پہلی کونسل نے تثلیث (Trinity) پر ایک اصول وضع کیا اور 'رُوح القدس' (Holy Spirit) کو الوہیت کا ٹھیک وہی مُقام دیا جو اِس سے چھپّن (56) برس قبل نیقا کی کونسل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو خُدا تعالیٰ کا بیٹا ٹھہرا کر دیا تھا۔ خُلاصہ کلام یہ کہ خُدا تعالیٰ کے ساتھ دو مزید خُدا ٹھہرے یوں تثلیث کا عقیدہ معرضِ وجود میں آیا۔ تین خُدا مندرجہ ذیل ہیں:

① خُدا باپ (خالق) ② خُدا بیٹا (مُنجی) ③ خُدا رُوح القدس

مسیحی عقیدۂ توحید سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مُقام بڑھا کر اُنہیں خُدا کے مُقام پر فائز کیا۔ مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے عقیدۂ توحید کے علمبردار نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ تمام انبیاء کو خُدا تعالیٰ (خالقِ کائنات) نے مبعوث کیا تاکہ وہ لوگوں کو ایک حقیقی خُدا کے پیغام کی تبلیغ کریں: یہ کہ خُدا تعالیٰ کی واحدانیت پر ایمان لائیں، صرف اُسی کی عبادت کریں اور اُس کے احکامات کی پیروی کریں۔

مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی عقیدۂ توحید کا پُرچار کرتی ہیں:

﴿سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔(1) بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا۔(2) بدلے کے دن (یعنی قیامت) کا مالک ہے۔(3) ہم صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔(4) ہمیں سیدھی اور سچی راہ دِکھا۔(5)﴾ (سورۃ الفاتحہ، آیات 1 تا 5)

﴿ہم نے نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف بھیجا تو انہوں نے فرمایا اے میری قوم! تم اللہ کی عبادت کرو، اس

کے سوا کوئی تمہارا معبود ہونے کے قابل نہیں، مجھ کو تمہارے لئے ایک بڑے دِن کے عذاب کا اندیشہ ہے۔﴾ (سورۃ الاعراف، آیت 59)

﴿تجھ سے پہلے بھی جو رسول ہم نے بھیجا اس کی طرف یہی وحی نازل فرمائی کہ میرے سوا کوئی معبود بر حق نہیں پس تم سب میری ہی عبادت کرو۔﴾ (سورۃ الانبیاء، آیت 25)

﴿کیا وہ جس نے زمین کو قرار گاہ بنایا اور اس کے درمیان نہریں جاری کر دیں اور اس کے لیے پہاڑ بنائے اور دو سمندروں کے درمیان روک بنادی، کیا اللہ کے ساتھ اور کوئی معبود بھی ہے؟ بلکہ ان میں سے اکثر کچھ جانتے ہی نہیں۔﴾ (سورۃ النّمل، آیت 61)

﴿اللہ تعالیٰ ہی معبودِ بر حق ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں جو زندہ اور سب کا تھامنے والا ہے، جسے نہ اونگھ آئے نہ نیند، اس کی ملکیت میں زمین اور آسمانوں کی تمام چیزیں ہیں۔ کون ہے جو اس کی اجازت کے بغیر اس کے سامنے شفاعت کر سکے، وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے اور وہ اس کے علم میں سے کسی چیز کا احاطہ نہیں کر سکتے مگر جتنا وہ چاہے، اس کی کرسی کی وسعت نے زمین و آسمان کو گھیر رکھا ہے اور اللہ تعالیٰ ان کی حفاظت سے نہ تھکتا اور نہ اُکتاتا ہے، وہ تو بہت بلند اور بہت بڑا ہے۔﴾ (**آیت الکرسی**: سورۃ البقرۃ، آیت 255)

﴿آپ کہہ دیجیے کہ کیا تم اللہ کے سوا ان کی عبادت کرتے ہو جو نہ تمہارے کسی نقصان کے مالک ہیں نہ کسی نفع کے، اللہ ہی خوب سننے اور پوری طرح جاننے والا ہے۔﴾ (سورۃ المائدہ، آیت 76)

﴿وہی اللہ ہے جس کے سوا کوئی معبود نہیں، بہترین نام اسی کے ہیں۔﴾ (سورۃ طٰہٰ، آیت 8)

سورۃ الاِخلاص (قرآنِ مجید، سورۃ نمبر 112) عقیدۂ توحید کا پُر زور پرچار کرتی ہے اور اس کی وضاحت کرتی ہے:

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ ۝ اللَّهُ الصَّمَدُ ۝ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ ۝ وَلَمْ يَكُن لَّهُ كُفُوًا أَحَدٌ ۝

آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ تعالیٰ ایک (ہی) ہے۔(1) اللہ تعالیٰ بے نیاز ہے۔(2) نہ اس سے کوئی پیدا ہوا اور نہ وہ کسی سے پیدا ہوا۔(3) اور نہ کوئی اس کا ہمسر ہے۔(4)

مزید دیکھیے: سورۃ البقرۃ، آیت 132 — سورۃ البقرۃ، آیت 136 — سورۃ النّمل، آیت 63

سورۃ النّمل، آیت 64 — سورۃ الحشر، آیت 23 — سورۃ ص، آیت 65

سورۃ الزُّمر، آیت 3

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
12	خُدا تعالیٰ کے بیٹے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

الفاظ ''خُدا کے بیٹے'' خُدائی کے اظہار کے لیے استعمال نہیں ہوئے۔ یہود کے ہاں اِن الفاظ کا استعمال عام تھا۔ وہ خُود کو ''خُدا کی اولاد'' یا ''خُدا کے بیٹے'' کہا کرتے تھے۔ ''خُدا کا بیٹا'' کے الفاظ بائبل میں صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال نہیں ہوئے بلکہ دیگر لوگوں کو بھی خُدا کا بیٹا کہا گیا:

یعقوب علیہ السلام: (اسرائیل)	''اور تُو فرعونؔ سے کہنا کہ خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ اِسرائیلؔ میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔'' (خرُوج 4:22)
سلیمان علیہ السلام:	''وُہی میرے نام کا ایک گھر بنائے گا اور میں اُس کی سلطنت کا تخت ہمیشہ کے لئے قائم کرُوں گا۔ اور میں اُس کا باپ ہُوں گا اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔۔۔'' (دوم سموئیل 7:13-14) مزید دیکھیے: اوّل تواریخ 22:10
داؤد علیہ السلام:	''میں اُس فرمان کو بیان کرُوں گا۔ خُداوند نے مُجھ سے کہا تُو میرا بیٹا ہے۔ آج تُو مُجھ سے پیدا ہُؤا۔'' (زبُور 2:7)
افرائیمؔ:	''۔۔۔ کیونکہ میں اِسرائیلؔ کا باپ ہُوں اور افرائیمؔ میرا پہلوٹھا ہے۔'' (یرمیاہ 31:9)
آدم علیہ السلام:	''اور وہ انُوسؔ کا اور وہ سیتؔ کا اور وہ آدمؔ کا اور وہ خُدا کا [بیٹا] تھا۔'' (لوقا 3:38)

حتّٰی کہ عام لوگوں کو بھی خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہا گیا:

''تم خُداوند اپنے خُدا کے فرزند ہو۔۔۔'' (اِستِثناء 14:1)

''تو خُدا کے بیٹوں نے آدمی کی بیٹیوں کو دیکھا کہ وہ خُوب صُورت ہیں اور جِن کو اُنہوں نے چُنا اُن سے بیاہ کر لِیا۔'' (پیدائش 6:2)

''اور ایک دِن خُدا کے بیٹے آئے کہ خُداوند کے حضور حاضِر ہوں۔۔۔'' (ایُّوب 1:6) (ایُّوب 2:1)

مزید دیکھیے: پیدائش 6:4 ایُّوب 38:7

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے امن قائم کرنے والوں کو خُدا تعالیٰ کا بیٹا کہا:

''مُبارک ہیں وہ جو صُلح کراتے ہیں کیونکہ وہ خُدا کے بیٹے کہلائیں گے۔'' (متّی 5:9)

''لیکن میں تُم سے یہ کہتا ہُوں کہ اپنے دُشمنوں سے محبّت رکھو اور اپنے ستانے والوں کے لئے دُعا کرو۔ تا کہ تُم اپنے باپ کے جو آسمان پر ہے بیٹے ٹھہرو۔۔۔'' (متّی 5:44-45)

(بائبل کے مندرجہ بالا فقروں سے یہ بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ لفظ "بیٹا" کے حقیقی معنی خُدا تعالیٰ سے محبّت میں قُرب حاصل کرنے کے ہیں۔) لہٰذا اگر بائبل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خُود کو "خُدا کا بیٹا" کہا تو اِس کا یہ مطلب ہر گز نہیں کہ اُن کا مُقام خُدائے عزوجل کے برابر ٹھہرا۔

آپ علیہ السلام نے یہ کبھی نہیں فرمایا کہ ''میں خُدا ہوں، میری عبادت کرو''۔ آپ علیہ السلام گزشتہ انبیاء کے نقشِ قدم پر رہے اور اِس قانون کو پورا کیا۔

مسیحیوں کا عقیدہ:

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام (یِسُوعؔ مسیح) کو خُدائے ثلاثہ میں سے اوّل خُدا کا بیٹا مان کر آپ علیہ السلام کی عبادت کرتے ہیں۔ مسیحی آپ علیہ السلام کو ہر لحاظ سے کامل خُدا تصور کرتے ہیں۔

خُود آپ علیہ السلام نے خُدائے ثلاثہ کی تلبیس کا رد کیا۔ بائبل میں ہمیں کہیں ایسے الفاظ نہیں ملتے کہ آپ علیہ السلام نے اِس سے متعلق توصیفی کلمات کہے ہوں۔ بلکہ آپ علیہ السلام نے خُدائے عزوجل (خالقِ کائنات) کی عبادت کی۔

مسیحی آپ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے قانون پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

خُدا تعالیٰ نے نہ بیٹا جنا اور نہ بیٹی۔ اُسے نہ کبھی بیوی کی حاجت محسوس ہوئی۔ خُدا تعالیٰ کو اپنے کاموں میں بیٹے یا بیوی کی کوئی ضرورت نہیں۔ وہ اپنی ذات میں یکتا اور کامل ہے۔ ابدی بادشاہت صرف اُسی کی ہے۔

خُدا تعالیٰ مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی میں ''خُدا کا بیٹا'' سے متعلق یہود و نصاریٰ کی غلط فہمیوں کا ازالہ کرتا ہے:

﴿(مشرک لوگ) کہتے ہیں کہ رحمٰن اولاد والا ہے (غلط ہے) اس کی ذات پاک ہے، بلکہ وہ سب اس کے باعزت بندے ہیں۔﴾ (سورۃ الانبیاء، آیت 26)

مزید دیکھیے: سورۃ البقرۃ، آیت 116

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
13	نجات اور مُنجّی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گناہ بخشنے کا اختیار صرف خُدا تعالیٰ کو حاصل ہے:

''میں ہی وہ ہُوں جو اپنے نام کی خاطر تیرے گناہوں کو مِٹاتا ہُوں اور میں تیری خطاؤں کو یاد نہیں رکھوں گا۔'' (یسعیاہ 43:25)

''کیونکہ خُداوند ہمارا حاکم ہے۔ خُداوند ہمارا شریعت دینے والا ہے۔ خُداوند ہمارا بادشاہ ہے۔ وُہی ہم کو بچائے گا۔'' (یسعیاہ 33:22)

''اور وہ پھر اپنے اپنے پڑوسی اور اپنے اپنے بھائی کو یہ کہہ کر تعلیم نہیں دیں گے کہ خُداوند کو پہچانو کیونکہ چھوٹے سے بڑے تک وہ سب مجھے جانیں گے خُداوند فرماتا ہے اِس لیے کہ میں اُن کی بدکرداری کو بخش دُوں گا اور اُن کے گناہ کو یاد نہ کرُوں گا۔'' (یرمِیاہ 31:34)

''تُجھ سا خُدا کون ہے جو بدکرداری مُعاف کرے اور اپنی میراث کے بقیہ کی خطاؤں سے در گزرے؟ وہ اپنا قہر ہمیشہ تک نہیں رکھ چھوڑتا کیونکہ وہ شفقت کرنا پسند کرتا ہے۔'' (میکاہ 7:18)

مزید دیکھیے: یسعیاہ 44:22 یسعیاہ 64:9 حزقی ایل 18:22

میکاہ 7:19 حزقی ایل 33:16

صرف خُدا تعالیٰ ہی مُنجی ہے:

''۔۔۔تب اُس نے خُدا کو جِس نے اُسے بنایا چھوڑ دیا اور اپنی نجات کی چٹان کی حقارت کی۔'' (اِستِثنا 32:15)

"--- خُدا میری چٹان ہے۔ میں اُسی پر بھروسا رکھوں گا۔ وُہی میری سپر اور میری نجات کا سینگ ہے۔ میرا اُونچا بُرج اور میری پناہ ہے۔ میرے نجات دینے والے! تُو ہی مجھے ظُلم سے بچاتا ہے۔" (دوم سموئیل 22:3)

"تم کہو اَے ہماری نجات کے خُدا ہم کو بچالے اور قَوموں میں سے ہم کو جمع کر اور اُن سے ہم کو رہائی دے تاکہ ہم تیرے قُدُّوس نام کا شُکر کریں اور للکارتے ہُوئے تیری ستایش کریں۔" (اوّل تواریخ 16:35)

"مجھے اپنی سچّائی پر چلا اور تعلیم دے۔ کیونکہ تُو میرا نجات دینے والا خُدا ہے۔" (زبُور 25:5)

"اَے خُداوند! اَے میری نجات! میری مدد کے لئے جلدی کر۔" (زبُور 38:22)

"اَے ہمارے نجات دینے والے خُدا! تُو جو زمین کے سب کناروں کا اور سمندر پر دُور دُور رہنے والوں کا تکیہ ہے! ---"(زبُور 65:5)

"کیونکہ میں خُداوند تیرا خُدا اِسرائیل کا قُدُّوس تیرا نجات دینے والا ہُوں---" (یسعیاہ 43:3)

"---اَور میرے سِوا کوئی بچانے والا نہیں۔"(یسعیاہ 43:11)

"تَو بھی میں خُداوند سے خُوش رہُوں گا اور اپنے نجات بخش خُدا سے خُوش وقت ہُوں گا۔" (حبقُّوق 3:18)

مزید دیکھیے:	یہوداہ 1:25	دوم سموئیل 22:47	زبُور 17:7	زبُور 18:46
زبُور 24:5	زبُور 27:9	زبُور 42:5	زبُور 42:11	زبُور 27:9
زبُور 43:5	زبُور 68:19	زبُور 79:9	زبُور 85:4	زبُور 89:26
زبُور 106:21	یسعیاہ 17:10	یسعیاہ 19:20	یسعیاہ 45:15	یسعیاہ 49:26
یسعیاہ 45:21-22	یسعیاہ 60:16	یرمیاہ 14:8	ہوسیع 13:4	میکاہ 7:7

بائبل میں 'مُنجّی' کا لفظ صرف حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال نہیں ہوا۔ بلکہ دیگر اشخاص کے لیے بھی "مُنجی" لفظ استعمال ہُوا جبکہ اُن کی خُدائی کا کسی نے دعویٰ نہیں کیا۔ دوم سلاطین 3:5 میں 'یرُبعام'، قُضاۃ 3:9 میں قنز کا بیٹا 'غُتنی ایل' اور قُضاۃ 3:15 میں جیرا کا بیٹا 'اہُود' مُنجی ٹھہرے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مطابق زندگی میں نجات کا طریقہ یہ ہے کہ خُدا تعالیٰ کے حکموں پر عمل کیا جائے۔(بحوالہ: مُتّی 19:16-17)

آپ علیہ السلام اِس قانون پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا۔

مسیحیوں کا عقیدہ:

مسیحیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے مُنجی ہیں۔ وہ آپ علیہ السلام کی الوہیت اور مصلوبیت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اُن کا یہ ماننا ہے کہ آپ علیہ السلام نے صلیب پر اپنی جان دی جس کے نتیجے میں اُن (مسیحیوں) کے گناہوں کا کفارہ ادا ہو گیا۔

مسیحی اِس بات پر ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُن کے مُنجی ہیں اور یہ کہ آپ علیہ السلام اُن کی غلطیوں اور گناہوں کی بخشش کریں گے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ صرف خُدا تعالیٰ (اللہ تعالیٰ) ہی گناہوں کو بخشنے کا اختیار رکھتا ہے۔ وُہی اِس دنیا اور روزِ قیامت کے دن کا مُنجی ہے۔ مسلمانوں کا ایمان ہے کہ ایک شخص کے گناہوں کے لیے کوئی دُوسرا شخص قصور وار نہیں ٹھہرتا۔ مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی اس بات کی وضاحت کرتی ہے:

﴿آپ فرما دیجئے کہ کیا میں اللہ کے سوا کسی اور کو رب بنانے کے لئے تلاش کروں حالانکہ وہ مالک ہے ہر چیز کا اور جو شخص بھی کوئی عمل کرتا ہے اور وہ اسی پر رہتا ہے اور کوئی کسی دوسرے کا بوجھ نہ اُٹھائے گا۔ پھر تم سب کو اپنے رب کے پاس جانا ہوگا۔ پر وہ تم کو جتلائے گا جس جس چیز میں تم اختلاف کرتے تھے۔﴾ (سورۃ الاعراف، آیت 164)

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ خُدا تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مصلوب ہونے سے بچا کر زندہ اُوپر اُٹھا لیا۔ آپ علیہ السلام نہ قتل ہوئے اور نہ آپ علیہ السلام مصلُوب ہوئے۔ اِس کا ذکر مندرجہ ذیل آیتِ قرآنی میں موجود ہے:

﴿اور یوں کہنے کے باعث کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح عیسیٰ ابنِ مریم کو قتل کر دیا حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے قتل کیا نہ سولی پر چڑھایا بلکہ ان کے لیے ان (عیسیٰ) (علیہ السلام) کا شبیہ بنا دیا گیا تھا۔۔۔﴾ (سورۃ النّسآء، آیت 157)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
14	علمِ غیب

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس بات کا انکار کیا کہ آپ علیہ السلام کو روزِ جزا (قیامت کے دِن) اور دیگر غیب کی خبروں کا علم ہے:

"لیکن اُس دِن اور اُس گھڑی کی بابت کوئی نہیں جانتا۔ نہ آسمان کے فرشتے نہ بیٹا مگر صِرف باپ۔" (متّی 24:36) (مرقس 13:32)

مسیحیوں کا عقیدہ:

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو علمِ غیب کا حامل سمجھتے ہیں۔ جبکہ آپ علیہ السلام نے غیب کی خبر ہونے کا اِنکار کیا۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

کامل علم صرف خُدا تعالیٰ کی ذات کو ہے۔ ماضی و مستقبل کے تمام حالات وواقعات کو صرف اللہ تعالیٰ ہی بخوبی جانتا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

﴿یقین مانو کہ آسمانوں اور زمین کی پوشیدہ باتیں اللہ خوب جانتا ہے۔ اور جو کچھ تم کر رہے ہو اسے اللہ خوب دیکھ رہا ہے۔﴾ (سورۃ الحجرات، آیت 18)

﴿اور اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہیں غیب کی کنجیاں، (خزانے) ان کو کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ اور وہ تمام چیزوں کو جانتا ہے جو کچھ خشکی میں ہیں اور جو کچھ دریاؤں میں ہیں اور کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اس کو بھی جانتا ہے اور کوئی دانہ زمین

کے تاریک حصّوں میں نہیں پڑتا اور نہ کوئی تر اور نہ کوئی خشک چیز گرتی ہے مگر یہ سب کتاب مبین میں ہیں۔﴾ (سورۃ الانعام، آیت 59)

﴿یہ لوگ آپ سے قیامت کے متعلق سوال کرتے ہیں کہ اس کا وقوع کب ہوگا؟ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم صرف میرے رب ہی کے پاس ہے، اس کے وقت پر اس کو سوا اللہ کے کوئی اور ظاہر نہ کرے گا۔ وہ آسمانوں اور زمین میں بڑا (حادثہ) ہوگا وہ تم پر محض اچانک آپڑے گی۔ وہ آپ سے اس طرح پوچھتے ہیں جیسے گویا آپ اس کی تحقیق کر چکے ہیں۔ آپ فرما دیجئے کہ اس کا علم خاص اللہ ہی کے پاس ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔﴾ (سورۃ الاعراف، آیت 187)

﴿(کافر) پوچھتے ہیں کہ وہ وعدہ کب ظاہر ہوگا اگر تم سچے ہو (تو بتاؤ؟)۔[25] آپ کہہ دیجئے کہ اس کا علم تو اللہ ہی کو ہے، میں تو صرف کھلے طور پر آگاہ کر دینے والا ہوں۔[26]﴾ (سورۃ الملک، آیات 25 تا 26)

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قیامت کی بابت سوال کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیامت کا علم ہونے کا اِنکار کیا۔ حدیثِ مبارکہ میں اِس کا ذکر مُلاحظہ ہو:

ایک دفعہ جبرائیل علیہ السلام اِنسانی صورت میں نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تشریف لائے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھٹنوں سے گھٹنے ملا کر بیٹھ گئے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بھی تشریف رکھتے تھے۔ جبرائیل علیہ السلام نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوالات شروع کیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوابات دیتے گئے۔ لیکن جب انہوں نے یہ سوال کیا کہ قیامت کب آئے گی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ میں تم سے زیادہ نہیں جانتا ہوں۔ پھر جبرائیل علیہ السلام نے سوال کیا کہ اچھا اِس کی کچھ نشانیاں بتا دیجئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آثارِ قیامت کی نشانیاں بتا دیں۔ (صحیح مسلم)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	معجزاتِ انبیاء علیہم السّلام
15	

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گزشتہ انبیاء سے مُختلف مُعجزات صادِر ہوئے۔اِن غیر معمولی واقعات کا ظہور صرف مشیتِ الٰہی سے ہُوا۔(معجزہ کا ظہور صرف خُداتعالیٰ کی قدرت واختیار سے ہوتا ہے نہ کہ نبی یا رسول کی مرضی یا چاہت سے۔)

چند مُعجزات کے حوالہ جات مندرجہ ذیل ہیں:

موسیٰ علیہ السلام:	خرُوج 14:22	
الیشعؔ علیہ السلام:	دوم سلاطین 4:42-44	دوم سلاطین 5:10-14
	دوم سلاطین 6:17-20	دوم سلاطین 13:21
ایلیاؔہ (الیاس علیہ السلام):	اوّل سلاطین 17:22	
یسُوؔع (عیسیٰ علیہ السلام):	لوقا 9:10-17	یُوحنّا 6:16-24
	مرقس 6:45-52	متّی 14:22-23

حضرت عیسیٰ علیہ السلام خُود سے کچھ نہیں کر سکتے تھے:

یُوحنّا 5:30 کے مطابق آپ علیہ السلام نے فرمایا:"میں اپنے آپ سے کچھ نہیں کر سکتا۔ جیسا سُنتا ہُوں عدالت کرتا ہُوں اور میری عدالت راست ہے کیونکہ میں اپنی مرضی نہیں بلکہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی چاہتا ہُوں۔"

یُوحنّا 8:28 کے مطابق آپ علیہ السلام نے فرمایا:" ۔۔۔اپنی طرف سے کچھ نہیں کرتا بلکہ جِس طرح باپ نے مجھے سکھایا اُسی طرح یہ باتیں کہتا ہُوں۔"

یہ فقرے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے کامل ہستی ہونے کی طرف اشارہ نہیں کرتے۔ آپ علیہ السلام نے خُود کو عاجز کیا اور اپنے آپ کو خُدا تعالیٰ سے حیثیت و مُقام میں ادنیٰ ظاہر کیا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس قانونِ الٰہی پر عمل پیرا ہوئے۔

مسیحیوں کا عقیدہ:

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ظہور ہونے والے معجزات کو عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کی دلیل قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ مُعجزات انبیاء علیہم السلام کی نبوت کی دلیل ہیں اور صرف خُدا تعالیٰ کی قدرت و اختیار سے ہی اُن کا ظہُور ہوتا ہے۔

مسیحی اُس قانون کی پیروی نہیں کرتے جس پر آپ علیہ السلام عمل پیرا ہوئے۔

مسلمانوں کا عقیدہ:

مسلمانوں کا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاء (علیہم السّلام) کی نصرت و اعانت کے لیے اُنہیں معجزات عطا کیے۔ اِن معجزات کی فطرت عمومی طور پر وہی ہوتی تھی جس پر اُس نبی کے زمانے کے لوگ مہارت رکھتے تھے۔ یہ معجزات صرف مشیتِ الٰہی سے ہی صادر ہوتے تھے۔

قرآنِ مجید میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام 25 (پچیس) مرتبہ اور آپ علیہ السلام کی والدہ حضرت مریم علیہا السّلام کا نام 34 (چونتیس) مرتبہ مذکور ہے۔ جبکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام "محمد" 3 (تین) مرتبہ اور "احمد" 1 (ایک) مرتبہ مذکور ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
16	مُلاقات کے وقت "السّلام علیکم" کہنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت داؤد علیہ السلام نے لوگوں سے مُلاقات کے وقت عبرانی میں "شیلام علیکم" (Shalom Aleichem) کہا (بحوالہ اوّل سموئیل 25:6) جس کے معانی ہیں "آپ پر سلامتی ہو"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس روایت کو برقرار رکھا اور مُلاقات کے وقت یہی الفاظ "آپ پر سلامتی ہو" کہے:

"۔۔۔یسُوعؔ آکر بیچ میں کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو!" (یُوحنّا 20:19)

"یسُوعؔ نے پھر اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو!۔۔۔" (یُوحنّا 20:21)

"۔۔۔یسُوعؔ نے آکر اور بیچ میں کھڑا ہو کر کہا تمہاری سلامتی ہو۔" (یُوحنّا 20:26)

"وہ یہ باتیں کر ہی رہے تھے کہ یسُوعؔ آپ اُن کے بیچ میں آ کھڑا ہُوا اور اُن سے کہا تمہاری سلامتی ہو۔" (لوقا 24:36)

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی ایک دُوسرے سے مُلاقات کے وقت "السّلام علیکم" (یا "آپ پر سلامتی ہو") کے الفاظ نہیں کہتے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان باہم مُلاقات کے وقت "السّلامُ علیکم" کہتے ہیں جس کے معنی ہیں "آپ پر سلامتی ہو"۔

اِس سلسلے میں آیاتِ قرآنی مندرجہ ذیل ہیں:

﴿۔۔۔وہ لوگ ہر ایک کو ان کے قیافہ سے پہچانیں گے اور اہلِ جنّت کو پکار کر کہیں گے السلام علیکم ! ابھی یہ اہل اعراف جنّت میں داخل نہیں ہوئے ہوں گے اور اس کے امیدوار ہوں گے۔﴾(سورۃ الاَعراف، آیت 46)

﴿کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا (بدلہ) ہے اس دار آخرت کا۔﴾(سورۃ الرَّعد، آیت 24)

﴿۔۔۔اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو، تم خوشحال رہو تم اس میں ہمیشہ کے لیے چلے جاؤ۔﴾ (سورۃ المُؤمن، آیت 73)

﴿اور ہمارے بھیجے ہوئے پیغامبر ابراہیم کے پاس خوشخبری لے کر پہنچے اور اور سلام کہا، انہوں نے بھی جواب سلام دیا اور بغیر کسی تاخیر کے گائے کا بھنا ہوا بچھڑا لے آئے۔﴾ (سورۃ ھود، آیت 69)

﴿جو لوگ ایمان لائے اور نیک عمل کیے وہ ان جنتوں میں داخِل کیے جائیں گے جن کے نیچے چشمے جاری ہیں جہاں انہیں ہمیشگی ہو گی اپنے رب کے حکم سے۔ جہاں ان کا خیر مقدم سلام سے ہو گا۔﴾ (سورۃ ابراہیم، آیت 23)

مزید دیکھیے: سورۃ البیّنۃ، آیت 5 سورۃ یٰسٓ، آیت 58 سورۃ الانعام، آیت 54

سورۃ ھود، آیت 48

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
17	شراب نوشی

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گزشتہ انبیاء علیہم السّلام شراب نوشی سے اجتناب برتتے تھے:

''پھر خُداوند نے موسیٰ سے کہا کہ ۔۔۔ تو وہ مَے اور شراب سے پرہیز کرے اور مَے کا یا شراب کا سرکہ نہ پئے اور نہ انگور کا رس پئے ۔۔۔'' (گِنتی 6:1-4)

''اُن پر افسوس جو صُبح سویرے اُٹھتے ہیں تاکہ نشہ بازی کے درپے ہوں اور جو رات کو جاگتے ہیں جب تک شراب اُن کو بھڑکا نہ دے! ۔ اور اُن کے جشن کی محفلوں میں بربط اور ستار اور دف اور بین اور شراب ہیں لیکن وہ خُداوند کے کام کو نہیں سوچتے اور اُس کے ہاتھوں کی کارِیگری پر غَور نہیں کرتے۔'' (یسعیاہ 5:11-12)

''مَے مسخرہ اور شراب ہنگامہ کرنے والی ہے اور جو کوئی اِن سے فریب کھاتا ہے دانا نہیں۔'' (امثال 20:1)

مزید دیکھیے: امثال 23:29 احبار 10:9 قضاۃ 13:4-7

یسعیاہ 5:22-24 دانی ایل 1:5-16

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا۔

جہاں تک آپ علیہ السلام کا ''پانی کو مَے میں بدلنے'' کا ذکر ہے (بحوالہ: یُوحنّا 2:1-11)، یہ واقعہ صرف انجیلِ یُوحنّا میں مذکور ہے۔ انجیلِ یُوحنّا باقی تینوں اناجیل سے مُختلف ہے اور اُن سے جابجا تضادات رکھتی ہے۔ [1] عہد نامہ جدید کے علماء نے اِس واقعہ کی حقیقت سے متعلق شکوک وشبہات کا اظہار کیا ہے۔

[1] یہ یُوحنّا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں میں سے نہیں ہے۔ انسائیکلوپیڈیا بریٹینکا، جسے مشترکہ طور پر پانچ سو (۵۰۰) عیسائی ماہرین نے مرتّب کیا، کے مطابق: ''انجیلِ یُوحنّا واضح طور پر اور بغیر کسی شک وشبہ کے من گھڑت ہے۔'' (بحوالہ ''حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بے پناہ محبّت نے مجھے اسلام تک پہنچا دیا''، تالیف: ابو مریم (سائمن الفریڈو)، ترجمہ: ابو عبداللہ)

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

اکثر مسیحی مختلف انواع واقسام کی شراب نوش کرتے ہیں۔ وہ خُدا تعالیٰ کی حکم عدولی اِس مفروضے پر کرتے ہیں کہ تمام احکام اُن پر لاگو نہیں ہوتے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمانوں میں یہ بات عام ہے کہ شراب نوشی قطعی طور پر حرام ہے کیونکہ یہ خُدا تعالیٰ سے تعلق بنانے میں منفی کردار ادا کرتی ہے اور رکاوٹ بنتی ہے۔ یہ متعدد مسائل کو جنم دیتی ہے جیسا کہ صحت کے مسائل اور معاشرتی مسائل۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

﴿اے ایمان والو! بات یہی ہے کہ شراب اور جُوا اور تھان اور فال نکالنے کے پانسے کے تیر یہ سب گندی باتیں، شیطانی کام ہیں اِن سے بالکل الگ رہو تاکہ تم فلاح یاب ہو۔﴾ (سورۃ المائدہ، آیت 90)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
18	خنزیر کا گوشت کھانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

خُدا تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو سُؤر (خنزیر) کا گوشت نہ کھانے کا حکم دیا:

''اور سُؤر کو کیونکہ اُس کے پاؤں الگ اور چِرے ہُوئے ہیں پر وہ جُگالی نہیں کرتا۔ وہ بھی تمہارے لِئے ناپاک ہے۔ تم اُن کا گوشت نہ کھانا اور اُن کی لاشوں کو نہ چُھونا۔ وہ تمہارے لِئے ناپاک ہیں۔'' (احبار 11:7-8) (اِسْتِثنا 14:8)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکمِ خداوندی پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا۔ تورات، دیگر انبیاء کے صحائف اور زبُور کے احکام پر آپ علیہ السلام کے عمل کے لیے متّی 5:17-18 اور لوقا 24:44 پڑھیے۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

اکثر مسیحی خنزیر کا گوشت کھاتے ہیں۔ وہ خُدا تعالیٰ کی حکم عدولی اِس مفروضے پر کرتے ہیں کہ تمام احکام اُن پر لاگو نہیں ہوتے۔ مسیحی علماء نے 'رومیوں 14:2-3' میں پائے جانے والے پولس کے فقروں اور سبزی خوری سے متعلّق تفصیل کی تشریح و تفسیر ایسے انداز میں کی ہے جیسے ناپاک چیزوں کو کھانے کی اجازت دی جا رہی ہو۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان خنزیر کا گوشت (اور وہ مصنوعات جِن میں خنزیر استعمال کیا گیا ہو) نہیں کھاتے (اور نہ ہی کسی اور استعمال میں لاتے ہیں) کیونکہ اِسے حرام قرار دیا گیا ہے۔

مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی میں یہ حکمِ الٰہی مُلاحظہ ہو:

﴿تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔۔۔﴾ (سورۃ المآئدہ، آیت 3)

﴿تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سِوا دوسروں کا نام پُکارا گیا ہو حرام ہے۔۔۔﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت 173)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
19	جانوروں کا ذبیحہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

یہودی احکام میں جانوروں اور پرندوں کے ذبیحہ کے لیے عبرانی اصطلاح "Shechita" (شیچیتا) مستعمل ہے۔

جانوروں کا گوشت کھانے اور ذبیحہ سے متعلق عہد نامہ قدیم کے مندرجہ ذیل فقرے دیکھیے:

استثناء 12:21 استثناء 14:21 گنتی 11:22

جانور کو ذبح کرتے وقت صرف اور صرف خُدا تعالیٰ کا نام پڑھنا چاہیے۔ کسی بُت (یا غیر اللہ) کا نام نہیں لینا چاہیے۔ جانور کو شفقت آمیز اور رحملانہ طریقے سے ذبح کیا جانا چاہیے۔ ذبح کرنے کا فعل ایک تیز دھار چاقو یا چھری سے جانور کا گلا، سانس کی نالی اور گردن میں موجود خون کی نالیاں تیزی سے کاٹ کر سرانجام دینا چاہیے۔ ایسا کرنے سے دماغ کے اس عصب (Nerve) کی طرف خون کا بہاؤ رُک جاتا ہے جو احساسِ درد کا ذمہ دار ہے۔ یُوں جانور کو درد کا احساس نہیں ہوتا۔ ذبح کرنے کے اِس عمل کے اختتام پر جانور کا گوشت کھانے اور ہضم کرنے کے لیے تیّار ہو جاتا ہے جس کے لیے عبرانی زبان میں "Kosher" (کوشر) کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔

عہد نامہ جدید کا فقرہ 'اَعمال 15:20' مُلاحظہ ہو:

"مگر اُن کو لکھ بھیجیں کہ بُتوں کی مکرُوہات اور حرام کاری اور گلا گھونٹے ہُوئے جانوروں اور لہو سے پرہیز کریں۔"

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِن احکامِ خداوندی پر عمل پیرا ہوئے اور ذبیحہ سے متعلق اِن احکام کو پُورا کیا۔

کیا جانوروں کو ذبح کرنا ظالمانہ فعل ہے؟

اِس سوال کا جواب حاصل کرنے کے لیے ذبح کے دوران ای ای جی (EEG) اور ای سی جی (ECG) کے ریکارڈز کے

ذریعے جانچ پڑتال کی گئی۔

مسیحیوں کے ذبح کرنے کے طریقے:

اکثر مسیحی جانور ذبح کرنے سے قبل خُدائے ثلاثہ کے نام اپنی زبان سے ادا کرتے ہیں۔ چند مسیحی خُدائے ثلاثہ میں سے دوسری شخصیت یعنی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نام لیتے ہیں۔ دیگر مسیحی جانور ذبح کرنے سے قبل اپنی زُبان سے کسی کا نام ادا نہیں کرتے۔ مسیحی انتظامیہ کے زیرِ اہتمام جانوروں کو ذبح کرنے کا فعل سرانجام دینے والی چند کمپنیاں جانور کا گلا بھی گھونٹتی ہیں تاکہ خون گوشت کے اندر ہی رہے حالانکہ 'اَعمال 15:20' میں اِس کی ممانعت مذکور ہے۔ چند دیگر کمپنیاں جانوروں کو مارنے کے لیے مخصوص ہتھیار (Captive Bolt Guns) یا بجلی کے شدید جھٹکے دینا (strong electric shock) جیسے (ظالمانہ) طریقے بھی استعمال کرتی ہیں جو جانور کو بے جان کر دیتے ہیں۔

ایسے طریقوں کی ای ای جی ریڈِنگز (EEG Readings) نے 'شدید درد' کی علامات ظاہر کیں۔

مسیحی ذبیحہ سے متعلّق اُن احکام پر عمل پیرا نہیں ہیں جو اُن کی بائبل میں مذکور ہیں۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے احکامِ ذبیحہ پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا ذبح کرنے کا طریقہ:

ذبیحہ کے اِسلامی طریقہ کار کی متعدد شرائط ہیں۔ ان میں سے نمایاں بنیادی شرائط مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ذبح کرنے والا شخص مسلمان ہو۔

۲۔ جانور کو ذبح کرتے وقت زبان سے "بِسم اللہ اللہُ اکبر" کے الفاظ ادا کرنا۔ (صرف تکبیر ("اللہُ اکبر") بھی کہی جاسکتی ہے۔)

۳۔ اِس بات کا اطمینان کرنا کہ جانور کا گلا، سانس کی نالی اور خون کی شریانیں کٹ چکی ہیں۔

جانور کے جِسم سے بہتے خون کے اِخراج کی بدولت گوشت زیادہ وقت تک تازہ رہتا ہے اور کھانے کے قابل ہونے

کے معیار پر پورا اُترتا ہے۔ عربی میں اِسے ''حلال'' کہا جاتا ہیں۔

ذبیحہ کے اِس طریقہ کی ای ای جی ریڈِ نگز (EEG Readings) صفر (Zero) ریکارڈ کی گئیں یعنی ریڈِ نگر نے ظاہر کیا کہ جانور کو کسی قسم کی کوئی اذیّت نہیں پہنچتی۔ ❶

قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ اِرشاد فرماتا ہے:

﴿تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو اور جو گلا گھٹنے سے مرا ہو اور جو کسی ضرب سے مر گیا ہو اور جو اونچی جگہ سے گر کر مرا ہو اور جو کسی کے سینگ مارنے سے مرا ہو اور جسے درندوں نے پھاڑ کھایا ہو لیکن تم اسے ذبح کر ڈالو تو حرام نہیں اور جو آستانوں پر ذبح کیا گیا ہو اور یہ بھی کہ قرعہ کے تیروں کے ذریعے فال گیری کرو یہ سب بد ترین گناہ ہیں۔۔۔﴾ (سورۃ المآئدہ، آیت 3)

﴿اور ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کے طریقے مقرر فرمائے ہیں تاکہ وہ ان چوپائے جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں دے رکھے ہیں۔ سمجھ لو کہ تم سب کا معبود برحق صرف ایک ہی ہے تم اسی کے تابع فرمان ہو جاؤ۔۔۔﴾ (سورۃ الحج، آیت 34)

مزید دیکھیے: سورۃ البقرۃ، آیت 173 سورۃ الانعام، آیت 121

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

❶ گردن کی شریانیں تیزی کے ساتھ کاٹنے سے دماغ کے اُس عصب (Nerve) کی طرف خون کا بہاؤ رک جاتا ہے جو احساسِ درد کا ذمہ دار ہے۔ یوں جانور کو درد محسوس نہیں ہوتا۔ جانور جب مرتے وقت تڑپتا ہے یا ٹانگیں ہلاتا اور مارتا ہے تو یہ درد کی وجہ سے نہیں بلکہ خون کی کمی کے باعث عضلات کے پھیلنے اور سکڑنے کی وجہ سے ہوتا ہے اور خون کی کمی کا سبب خون کا جسم سے باہر کی طرف بہاؤ ہوتا ہے۔ (ماخوذ از ''اسلام پر 40 اعتراضات کے عقلی و نقلی جواب'' ڈاکٹر ذاکر عبدالکریم نائیک، ترجمہ: پروفیسر محمد رضا/ ذوالقرنین، ناشر: دارُالسّلام)

موازنہ نمبر	
20	دمِ مسفوح (بہتے خون) والا گوشت کھانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گزشتہ انبیاء نے لوگوں میں اِس بات کا پُرچار کیا کہ وہ دمِ مسفوح (وہ خون جو بوقتِ ذبح بہتا ہے) والا گوشت نہ کھائیں:

نوح علیہ السلام: پیدائش 9:3-4

موسیٰ علیہ السلام: احبار 19:26 (''تم کسی چیز کو خُون سمیت نہ کھانا۔۔۔'')

احبار 17:10-14 اِستثنا 12:16 اِستثنا 12:23

(عہد نامہ جدید کا) فقرہ اَعمال 15:20 کہتا ہے:

''مگر اُن کو لکھ بھیجیں کہ بُتوں کی مکرُوہات اور حرام کاری اور گلا گھونٹے ہُوئے جانوروں اور لہو سے پرہیز کریں۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکمِ الٰہی پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحی دمِ مسفوح والا گوشت بھی کھاتے ہیں (مثال کے طور پر 'Rare Steaks')۔ حالانکہ 'اَعمال 15:20' اور 'اَعمال 15:29' میں اِس کی ممانعت کا ذِکر موجود ہے۔ مسیحیوں کا نکتۂ نظر یہ ہے کہ قدیمی کلیساؤں نے اِس حکم میں نرمی دے رکھی تھی۔ مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

شریعتِ اسلامی میں ایسا گوشت جِس میں دمِ مسفوح پایا جاتا ہو کھانا ممنوع ہے۔

اِس بابت قرآنی آیات ذیل میں درج ہیں:

﴿آپ کہہ دیجئے کہ جو کچھ احکام بذریعہ وحی میرے پاس آئے ان میں تو میں کوئی حرام نہیں پاتا کسی کھانے والے کے لئے جو اس کو کھائے، مگر یہ کہ وہ مردار ہو یا کہ بہتا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو، کیوں کہ وہ بالکل ناپاک ہے یا جو شرک کا ذریعہ ہو کہ غیر اللہ کے لئے نامزد کر دیا گیا ہو۔ پھر جو شخص مجبور ہو جائے بشرطیکہ نہ تو طالب لذت ہو اور نہ تجاوز کرنے والا ہو تو واقعی آپ کا رب غفور الرحیم ہے۔﴾ (سورۃ الانعام، آیت 145)

﴿تم پر حرام کیا گیا مردار اور خون اور خنزیر کا گوشت اور جس پر اللہ کے سوا دوسرے کا نام پکارا گیا ہو۔۔۔﴾ (سورۃ المائدہ، آیت 3)

﴿تم پر مردہ اور (بہا ہوا) خون اور سور کا گوشت اور ہر وہ چیز جس پر اللہ کے سِوا دوسروں کا نام پُکارا گیا ہو حرام ہے۔۔۔﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت 173)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
21	باحجاب خواتین

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور گزشتہ انبیاء علیہم السّلام کے گرد و پیش میں خواتین حجاب/بُرقع اوڑھتی تھیں:

''اور رِبقہؔ نے نگاہ کی اور اِضحاقؔ کو دیکھ کر اُونٹ پر سے اُتر پڑی۔ اور اُس نے نوکر سے پُوچھا کہ یہ شخص کون ہے جو ہم سے مِلنے کو میدان میں چلا آرہا ہے؟ اُس نوکر نے کہا یہ میرا آقا ہے۔ تب اُس نے بُرقع لے کر اپنے اُوپر ڈال لِیا۔'' (پیدائش 24:64-65)

''اور جو عَورت بے سر ڈھنکے دُعا یا نُبوّت کرتی ہے وہ اپنے سر کو بے حُرمت کرتی ہے کیونکہ وہ سر منڈی کے برابر ہے۔ اگر عورت اوڑھنی نہ اوڑھے تو بال بھی کٹائے۔ اگر عَورت کے بال کٹانا یا سر منڈانا شرم کی بات ہے تو اوڑھنی اوڑھے۔'' (اوّل کُرِنتھِیوں 11:5-6)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حجاب یا پردے کو ایک فرسودہ رواج تصور نہیں کیا اور نہ ہی اِسے پرانی تہذیب و تمدّن کا حصّہ قرار دے کر ایسا عمل ٹھہرایا جس کا حکم آپ علیہ السلام کی شریعت میں منسوخ ٹھہرا ہو۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

عصرِ حاضر میں مسیحی خواتین کی کثیر تعداد حجاب یا پردہ نہیں کرتیں۔ وہ اپنے حسن و جمال اور عزّت کی حفاظت نہیں کرتیں اور اپنی زیب و زینت کو ظاہر کرتی ہیں۔ حجاب کو ایک فرسودہ رسم سمجھا جاتا ہے اور اِسے پرانی تہذیب و تمدّن کا عکّاس تصور کر کے اِس حکم سے رُو گردانی کی جاتی ہے۔ مسیحی شریعتِ عیسوی کے اِس حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان خواتین کی اکثریت حجاب اور پردے کی پابند ہیں۔ وہ اپنی عزّت و ناموس کی حفاظت کرتی ہیں اور اپنی زیب و زینت کو ظاہر نہیں ہونے دیتیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

﴿مسلمان عورتوں سے کہو کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی عصمت میں فرق نہ آنے دیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اس کے جو ظاہر ہے اور اپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے یا اپنے والد کے یا اپنے خسر کے یا اپنے لڑکوں کے یا اپنے خاوند کے لڑکوں کے یا اپنے بھائیوں کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنے میل جول کی عورتوں کے یا غلاموں کے یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں یا ایسے بچّوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں۔ اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ ان کی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جناب میں توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔﴾ (سورۃ النُّور، آیت 31)

﴿اے نبی! اپنی بیویوں سے اور اپنی صاحبزادیوں سے اور مسلمانوں کی عورتوں سے کہہ دو کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادریں لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ان کی شناخت ہو جایا کرے گی پھر نہ ستائی جائیں گی، اور اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔﴾ (سورۃ الاحزاب، آیت 59)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
22	غُسل کے ذریعے طہارت پانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

شریعتِ موسوی کے طہارت و نجاست (پاکی و ناپاکی) کے احکام مندرجہ ذیل ابواب میں مذکور ہیں:

احبار 11 (پاک اور ناپاک جانور)

احبار 12 (زچگی کے بعد عورت کی طہارت)

اِستِثنا 14 (پاک اور ناپاک جانور)

داؤد علیہ السلام نے طہارت پانے کے لیے غسل کیا اور خُداوند کے گھر میں جا کر اُس کی عبادت کی:

"تب داؤدؔ زمین پر سے اُٹھا اور غسل کر کے اُس نے تیل لگایا اور پوشاک بدلی اور خُداوند کے گھر میں جا کر سِجدہ کیا۔۔۔" (دوم سموئیل 12:20)

الیشعؔ علیہ السلام کا حکم:

"اور الیشعؔ نے ایک قاصد کی معرِفت کہلا بھیجا جا اور یَردؔن میں سات بار غوطہ مار تو تیرا جسم پھر بحال ہو جائے گا اور تُو پاک صاف ہو گا۔۔۔۔۔ تب اُس نے اُتر کر مردِ خُدا کے کہنے کے مطابق یَردؔن میں سات غوطے مارے اور اُس کا جِسم چھوٹے بچّے کے جِسم کی مانند ہو گیا اور وہ پاک صاف ہُوا۔" (دوم سلاطین 5:10 اور 5:14)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پاکی و ناپاکی کے احکام کو منسوخ نہیں کیا اور نہ ہی اِن کی مخالفت کی۔ اِس بابت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب مُلاحظہ ہو:

''یسُوعؔ نے اُس سے کہا جو نہا چُکا ہے اُس کو پاؤں کے سِوا اَور کچھ دھونے کی حاجت نہیں بلکہ سراسر پاک ہے اور تم پاک ہو۔۔۔'' (یُوحنّا13:10)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شریعت میں پاکی و ناپاکی کے احکام کو رَد نہیں کیا۔ عہد نامہ جدید سے معلوم ہوتا ہے کہ صاف پانی سے غسل کرنے (طہارت اور اِس کے جسمانی و روحانی فوائد پانے) کی اِس روایت کو آپ علیہ السلام کے پیروکاروں نے جاری رکھا:

''تو آؤ ہم سچے دِل اور پُورے اِیمان کے ساتھ اور دِل کے الزام کو دُور کرنے کے لئے دِلوں پر چھینٹے لے کر اور بدن کو صاف پانی سے دُھلوا کر خُدا کے پاس چلیں۔'' (عبرانیوں10:22)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس شرعی حکم پر عمل کیا اور اس کو پورا کیا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

عصرِ حاضر میں اکثر مسیحی طہارت و نجاست کے احباری احکام (Leviticus laws) پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔ مِثال کے طور پر، مسیحی مرد اور اُن کی بیویاں ہمبستری کے بعد، مرد مَنی کے اخراج کے بعد اور مسیحی خواتین اپنے ماہانہ ایّام میں اپنی عبادت گاہوں (churches) میں داخِل ہونے سے قبل غسل نہیں کرتے (یعنی طہارت نہیں پاتے) اور اپنی عبادت کو عام حالت کی طرح انجام دیتے ہیں۔ 'تھسلنیکیوں کے نام پَولُس رسُول کا پہلا خط' 5:16-18 کی سطر ''Pray without ceasing'' اُن کا ایسا کرنے کا سبب ہے۔ حالانکہ اِس سطر کا مطلب ہے کہ خُدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھا جائے۔ اِس سطر کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ مطہر یا نجس جس حالت میں بھی ہو عبادت کی جائے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پورے کیے گئے اِس حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

دینِ اسلام نے طہارت و نجاست کے کئی احکام وضع کیے ہیں۔ مِثال کے طور پر، میاں اور بیوی ہمبستری کے بعد، خواتین اپنے ماہانہ ایّام کے اختتام پر اور مرد مَنی کے اخراج کے بعد مسجد میں داخِل نہیں ہو سکتے اور نہ ہی نماز ادا کر سکتے

ہیں جب تک کہ غسل کر کے مکمل طہارت نہ پالیں (یہاں تک کہ پورے بدن پر بال برابر جگہ بھی خشک نہ رہ جائے۔ حلق تک پانی لے جا کر غرارے کرنا اور ناک میں نرم ہڈی تک پانی چڑھانا بھی فرض غسل کا حصّہ ہیں۔)

دینِ اسلام میں خواتین کو حیض آنا "لعنت" تصور نہیں کیا جاتا اور نہ ہی یہ من گھڑت امّاں حوا کے موروثی گناہ (Original Sin) کا نتیجہ ہے۔

فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

﴿ آپ سے حیض کے بارے میں سوال کرتے ہیں، کہہ دیجئے کہ وہ گندگی ہے، حالتِ حیض میں عورتوں سے الگ رہو اور جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں ان کے قریب نہ جاؤ، ہاں جب وہ پاک ہو جائیں تو ان کے پاس جاؤ جہاں سے اللہ نے تمہیں اجازت دی ہے، اللہ توبہ کرنے والوں کو اور پاک رہنے والوں کو پسند فرماتا ہے۔﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت 222)

اللہ تعالیٰ نے نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر الہامی پیغام نازل کیا جو کہ پیغامِ ہدایت ہے۔ اِس کی تلاوت (یعنی قرآنِ مجید کی تلاوت) اور اس پر عمل کے ذریعے ایک اِنسان "خُدا تعالیٰ کو ہر وقت یاد رکھ سکتا ہے"۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

ایک سے زائد نکاح کرنا (کثیر الازدواجی)	موازنہ نمبر 23

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گزشتہ شریعتوں میں ایک سے زائد شادیاں کرنا جائز تھا۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے پہلے سارہ رضی اللہ عنہا سے نکاح کیا اور اُن کی موجودگی میں پھر ہاجرہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی (بحوالہ: پیدائش 25:12، اِس فقرے میں ہاجرہ رضی اللہ عنہا کا لونڈی ہونا مذکور ہے)۔ فقرہ پیدائش 25:1 میں آپ علیہ السلام کی ایک اور بیوی کا ذکر ملتا ہے۔

پیدائش 30:1-9 کے مطابق حضرت یعقوب علیہ السلام کی چار بیویاں اور لونڈیاں تھیں۔ اُن کے نام راخِل، لیاہ، بلہاہ اور زِلفہ تھے۔ [1]

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دو بیویاں تھیں۔ (دیکھیے: خروج 2:21، خروج 18:1-6 اور گنتی 12:1)

عہد نامہ قدیم میں حضرت داؤد علیہ السلام کی آٹھ (8) بیویوں کے نام مذکور ہیں۔ دوم سموئیل 3:2-5 میں آپ علیہ السلام کی چھ بیویوں کے نام مذکور ہیں جو یہ ہیں: (1) یزرعیلی اخینوعم (2) ابیجیل (3) معکہ (4) حجیت (5) ابیطال (6) عجلاہ

---

[1] پہلی دونوں عورتیں (راخِل اور لیاہ) لابن کی بیٹیاں اور آپ کے ماموں کی لڑکیاں اور آپس میں حقیقی بہنیں تھیں، تیسری اور چوتھی باندیاں تھیں، حالانکہ شریعتِ موسوی میں دو بہنوں کو نِکاح میں جمع کرنا قطعی حرام تھا۔۔۔اب اگر ایک سے زیادہ شادیاں کرنا حرام مانا جائے تو لازِم آتا ہے کہ ان عورتوں سے جو اولاد ہوئی وہ سب کی سب حرام کی اولاد تھی، نعوذ باللہ منہ، حالانکہ ان کے پاس برابر خُدا کی وحی آتی تھی، اور ان کی نیک کاموں کی طرف رہنمائی کی جاتی تھی، پھر یہ کیونکر ممکن ہو سکتا ہے کہ خدا بُرے کاموں کی طرف ان کی رہبری کرتا، اور اس اہم معاملہ میں ان کو کچھ ہدایت نہ دیتا۔ لہٰذا خُدا کا یعقوب کے چاروں نکاحوں کو بالخصوص دو حقیقی بہنوں کو برقرار رکھنا اس بات کی واضح دلیل ہے کہ ان کی شریعت میں ایسا کرنا جائز تھا۔ (ماخوذ از "اظہار الحق" مصنّف رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ، اردو ترجمہ "بائبل سے قرآن تک"، مترجم مولانا اکبر علی صاحب، شرح و تحقیق از قلم مولانا محمد تقی عثمانی، طبع سوم، جلد سوم)

اوّل تواریخ 9-1:3 میں اِن چھ ناموں کے علاوہ ایک اور بیوی کا نام مذکور ہے جو یہ ہے: ⑦ بت سُوع

اِن سات بیویوں کے علاوہ آپ علیہ السلام کی بڑھاپے میں ایک اور جوان بیوی بھی تھی جِس کا نام فقرہ اوّل سلاطین 1:3 میں مذکور ہے جو یہ ہے: ⑧ شُونمیت ابی شاگ

مذکورہ بالا آٹھ (8) بیویوں کے علاوہ آپ علیہ السلام کی کئی اور بیویاں اور دس عدد لونڈیاں بھی تھیں جِن کے نام بائبل میں مذکور نہیں۔ (دیکھیے: اوّل تواریخ 9-1:3، دوم سموئیل 15:16، دوم سموئیل 22-16:21، دوم سموئیل 20:3)

حضرت سلیمان علیہ السلام کی سات سو (700) شاہزادِیاں اُس کی بیویاں اور تین سو (300) لونڈیاں تھیں۔ (دیکھیے: اوّل سلاطین 11:3)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے زوجات اور لونڈیوں کی کثیر تعداد کی بابت نہ مخالفت کی اور نہ ہی اِس موضوع پر عہد نامہ جدید میں اُن سے منسوب کوئی ذِکر تحریر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے حکمِ خداوندی پر عمل کیا اور اس کو پورا کیا۔

فادر ایوگین ہِل مین (Eugene Hillman) کے مطابق رُوم میں کلیسا کا کثیر الازدواجی پر پابندی لگانے کا مقصد یونانی و رُومی مشترِک ثقافت سے ہم آہنگ معاشرے کی تشکیل تھا جہاں قانوناً صِرف ایک بیوی کی اجازت تھی جبکہ شادی کے بندھن سے باہر تعلّقات اور زِناکاری پر کوئی روک ٹوک نہ تھی۔ (Polygamy Reconsidered, Page 140)

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

اکثر مسیحی یک زوجگی کا دِکھلاوا کرتے ہیں جبکہ حقیقت میں وہ کثیر الازدواجی پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔ شادی کے بندھن سے باہر جنسی تعلّقات رکھنا، ناجائز مخفی تعلّقات رکھنا اور زِناکاری مسیحی معاشرت میں عام ہے۔

مردوں اور عورتوں کی غیر متوازی شرح جنگ کے زمانے میں ایک بڑا مسئلہ بن جاتی ہے (یعنی عورتوں کی تعداد مردوں کی تعداد سے تجاوز کر جاتی ہے)۔ کثیر الازدواجی عصرِ حاضر کی معاشرتی بیماریوں کے سدِباب کے لیے ایک بہترین راہِ عمل ہے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اِس حکم پر عمل پیرا نہیں ہوتے۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

دینِ اسلام نے معاشرتی بیماریوں کے سدِ باب کے لئیے اِنسانی فطرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مقررہ حدود کے دائرہ کار میں رہتے ہوئے کثیر الازدواجی کی اجازت دی ہے (ایک مسلمان زیادہ سے زیادہ چار (4) بیویاں بیک وقت نِکاح میں رکھ سکتا ہے) اور یہ اجازت اِس شرط کے ساتھ مخصوص ہے کہ تمام بیویوں میں عدل واِنصاف کا ترازُو قائم رکھا جائے۔

اِس بابت قرآنی آیت کا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

﴿ اگر تمہیں ڈر ہو کہ یتیم لڑکیوں سے نِکاح کر کے تم انصاف نہ رکھ سکو گے تو اور عورتوں میں سے جو بھی تمہیں اچھی لگیں تم ان سے نکاح کر لو، دو دو، تین تین، چار چار سے، لیکن اگر تمہیں برابری نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی یہ زیادہ قریب ہے، کہ (ایسا کرنے سے ناانصافی اور) ایک طرف جھک پڑنے سے بچ جاؤ۔ ﴾ (سورۃ النِّسآء، آیت 3)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
24	بُتوں، کندہ نقوش، مُجسّموں اور صلیب کے سامنے جُھکنا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

گزشتہ انبیاء علیہم السّلام کی شریعتوں میں ہر قسم کی بُت پرستی کی ممانعت تھی۔ کندہ نقوش، مُجسموں، مورتوں، بُتّوں اور مرد و خواتین کی کسی بھی طرح کی شبیہات کو عبادت گاہوں کے اندر لے جانا اور اُن کے سامنے جُھکنا حرام تھا۔ خُدا غیُور خُدا ہے۔ عہد نامہ قدیم میں اِس بابت درج احکامات مندرجہ ذیل ہیں:

موسیٰ علیہ السلام: ''تُو اُن کے معبُودوں کو سِجدہ نہ کرنا نہ اُن کی عبادت کرنا نہ اُن کے سے کام کرنا بلکہ تُو اُن کو بالکل اُلٹ دینا اور اُن کے ستُونوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا۔'' (خرُوج 23:24)

''میرے حضُور تُو غیر معبُودوں کو نہ ماننا۔ تُو اپنے لئے کوئی تراشی ہُوئی مورت نہ بنانا۔ نہ کسی چیز کی صُورت بنانا جو اُوپر آسمان میں یا نیچے زمین پر یا زمین کے نیچے پانی میں ہے۔ تُو اُن کے آگے سِجدہ نہ کرنا اور نہ اُن کی عبادت کرنا کیونکہ میں خُداوند تیرا خُدا غیُور خُدا ہوں۔۔۔'' (خرُوج 5-20:3) (اِسْتِثناء 9-5:7)

''کیونکہ تجھ کو کسی دُوسرے معبُود کی پرستِش نہیں کرنی ہو گی اِس لئے کہ خُداوند جِس کا نام غیُور ہے وہ خُدایِ غیُور ہے بھی۔'' (خرُوج 34:14)

''تُو اپنے لئے ڈھالے ہُوئے دیوتا نہ بنا لینا۔'' (خرُوج 34:17)

داؤد علیہ السلام: ''قوم کے بُت چاندی اور سونا ہیں یعنی آدمی کی دست کاری۔ اُن کے منہ ہیں پر وہ بولتے نہیں۔ آنکھیں ہیں پر وہ دیکھتے نہیں۔ اُن کے کان ہیں پر وہ سُنتے نہیں اور اُن کے مُنہ میں سانس نہیں۔ اُن کے بنانے والے اُن ہی کی مانند ہو جائیں گے۔ بلکہ وہ سب جو اُن پر بھروسہ رکھتے ہیں۔'' (زبُور 18-135:15)

یشُوع علیہ السلام: ''اور اُن قوموں میں جو تمہارے درمیان ہنوز باقی ہیں نہ جاؤ اور نہ اُن کے دیوتاؤں کے نام کا ذکر کرو اور

نہ اُن کی قسم کھلاؤ اور نہ اُن کی پرستش کرو اور نہ اُن کو سِجدہ کرو۔" (یشُوع 23:7)

"جب تم خُداوند اپنے خُدا کے اُس عہد کو جِس کا حکم اُس نے تم کو دِیا توڑ ڈالو اور جا کر اور معبُودوں کی پرستِش کرنے اور اُن کو سِجدہ کرنے لگو تو خُداوند کا قہر تم پر بھڑکے گا اور تم اِس اچھّے ملک سے جو اُس نے تم کو دِیا ہے جلد ہلاک ہو جاؤ گے۔" (یشُوع 23:16) (مزید دیکھیے: یشُوع 24:19-25)

حِزقی ایل: "۔۔۔ اور تم اپنے آپ کو مصر کے بُتوں سے ناپاک نہ کرو۔ میں خُداوند تمہارا خُدا ہُوں۔" (حِزقی ایل 20:7) (مزید دیکھیے: حِزقی ایل 20:18-19، حِزقی ایل 39:25)

گزشتہ انبیاء علیہم السّلام کی شریعتوں میں کندہ نقوش اور بُتوں کے سامنے جُھکنا اور اُن کی پُوجا کرنا حرام تھا:

"تم اپنے لیے بُت نہ بنانا اور نہ کوئی تراشی ہُوئی مورت یا لاٹ اپنے لئے کھڑی کرنا اور نہ اپنے ملک میں کوئی شبِیہ دار پتھّر رکھنا کہ اُسے سِجدہ کرو اِس لئے کہ میں خُداوند تمہارا خُدا ہُوں۔" (احبار 26:1)

"کھودی ہُوئی مورتوں کے بنانے والے سب کے سب باطِل ہیں اور اُن کی پسندِیدہ چیزیں بے نفع۔ اُن ہی کے گواہ دیکھتے نہیں اور سمجھتے نہیں تاکہ پشیمان ہوں۔ کس نے کوئی بُت بنایا یا کوئی مورت ڈھالی جِس سے کچھ فائدہ ہو؟" (یسعیاہ 44:9-10)

"اور آدمی کا تکبُّر زیر کیا جائے گا اور لوگوں کی بُلند بینی پست کی جائے گی اور اُس روز خُداوند ہی سر بُلند ہو گا۔ اور تمام بُت بِالکل فنا ہو جائیں گے۔" (یسعیاہ 2:17-18)

"خُداوند خُدا یُوں فرماتا ہے کہ میں بُتوں کو بھی نیست و نابُود کرُوں گا اور نوؔف میں سے مورتوں کو مِٹا ڈالوں گا۔۔۔" (حِزقی ایل 30:13)

مزید دیکھیے: استثناء 4:15-19 خرُوج 32:7-8 زبُور 135:15-18

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِن احکام پر عمل پیرا ہوئے اور اِن کو پُورا کیا۔ عہد نامہ جدید کے حوالہ جات مُلاحظہ ہوں:

"پس خُدا کی نسل ہو کر ہم کو یہ خیال کرنا مُناسب نہیں کہ ذاتِ الٰہی اُس سونے یا روپے یا پتھّر کی مانِند ہے جو آدمی کے ہنر اور ایجاد سے گھڑے گئے ہوں۔" (اَعمال 17:29)

''۔۔۔اِس لئے کہ تیرے ہاں بعض لوگ بلعامؔ کی تعلیم ماننے والے ہیں جِس نے بلقؔ بنی اِسرائیل کے سامنے ٹھوکر کھلانے والی چیز رکھنے کی تعلیم دی یعنی یہ کہ وہ بُتوں کی قُربانیاں کھائیں اور حرام کاری کریں۔'' (مکاشفہ 2:14)

''۔۔۔جو اپنے آپ کو نبّیہ کہتی ہے اور میرے بندوں کو حرام کاری کرنے اور بُتوں کی قُربانیاں کھانے کی تعلیم دے کر گمراہ کرتی ہے۔'' (مکاشفہ 2:20)

''مگر بُزدِلوں اور۔۔۔اور جادُو گروں اور بُت پرستوں اور سب جُھوٹوں کا حِصّہ آگ اور گندھک سے جَلنے والی جِھیل میں ہوگا۔۔۔'' (مکاشفہ 21:8)

''مگر کتّے اور جادُو گر اور حرام کار اور خُونی اور بُت پَرست اور جُھوٹی بات کا ہر ایک پسند کرنے اور گھڑنے والا باہر رہے گا۔'' (مکاشفہ 22:15)

صلیب کے نِشان کی تاریخ زمانہ قدیم کے بابل شہر سے جا ملتی ہے۔ یہ نِشان دیوتا ''تمّز'' (Tammuz) کی علامت کے طور پر مستعمل تھا۔(ٹی(T) ''تمّز'' (Tammuz) کے نام کا پہلا حرف ہے۔)۔۔۔لوگوں کو مسیحیت قبول کروا کر اپنے کلیساؤں میں داخِل کرنے کے علاوہ اپنے کلیساؤں کی ترویج کے لیے مشرکوں کا بھی کلیساؤں میں داخِلہ عام تھا اور اُنہیں اپنے مشرکانہ عقائد کی علامات و نشانیاں اپنے ساتھ رکھنے کی اِجازت تھی۔ لہٰذا، Tammuz نام کے پہلے حرف T کے اُفقی خط کو قدرے نیچے کرتے ہوئے (cross-piece lowered) مسیح کے کراس (صلیب) کے نِشان کے طور پر اِس کا استعمال شروع ہوا۔(بحوالہ: Vine's Expository Dictionary of New Testament Words, Copyright © 1985, Thomas Nelson Publishers)

مؤخر الذّکر سطور سے یہ ظاہر ہے کہ صلیب کو مذہبی علامت کے طور پر استعمال کرنے کی ابتداء مشرکانہ اثرات کا نتیجہ تھا جِسے بعد میں یونانیوں اور رومیوں نے اپنایا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحیوں نے بہت سے بُت اور مورتیں بنا رکھی ہیں جیسے نقش و نگار کی گئی تصاویر، خُدا کی کندہ شبیہات، حضرت مریم

(علیہا السّلام) کے مجسمے، فرشتوں کے مجسمے، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب پر لٹکتے ہوئے مجسمے، کندہ نقوش، مرد و خواتین کی تصاویر، کبوتروں کی تصاویر، مچھلیوں کی تصاویر۔۔۔وغیرہ وغیرہ۔

مسیحی صلیب کے سامنے اپنے گھٹنے زمین پر ٹیکتے ہیں، اِنسانوں کے ہاتھوں سے بنی تصاویر اور مجسموں کے سامنے جُھکتے ہیں اور اُن کے حضور خِدمت بجالاتے ہیں۔ چند مسیحی اپنے عقائد کی علامت کے طور پر صلیب پہنتے ہیں۔

مسیحی دس احکامات میں سے دوسرے الہامی حکم (خروج 5-3:20) سے رُوگردانی کرتے ہیں۔ مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے اِس حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

دینِ اسلام میں ایک ایسے کمرے میں نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہے جس میں کوئی مجسمہ ہو یا کسی جاندار کی تصویر لٹک رہی ہو۔ (مسلمان صرف اللہ تعالیٰ ہی کی عبادت کرتے ہیں۔ کسی بُت، مجسمے یا تصویر، خواہ وہ کسی کی بھی ہو، کے سامنے سجدہ ریز ہونے کی اسلام میں مُمانعت ہے۔)

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی متعدد احادیثِ مبارکہ میں تصاویر سے متعلق تنبیہات مذکور ہیں:

"(رحمت کے) فرشتے اس گھر میں داخل نہیں ہوتے جس میں کتا یا تصویریں ہوں۔" (متفق علیہ)

"سب سے زیادہ سخت عذاب میں قیامت کے روز، تصویر بنانے والے ہوں گے۔" (متفق علیہ)

نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے اردگرد موجود تین سو ساٹھ (360) بُتوں کو ڈھادیا جن کی زمانہ جاہلیت میں پُوجا کی جاتی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
25	**زِنا کاری**

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

"بیاہ کرنا سب میں عزّت کی بات سمجھی جائے اور بِستر بے داغ رہے کیونکہ خُدا حرام کاروں اور زانیوں کی عدالت کرے گا۔" (عبرانیوں 13:4)

زِناکاری کو حرام ٹھہرایا گیا۔ بائبل میں زِنا کی مُمانعت اور اِس بابت مندرجہ ذیل 49 فقرے مذکور ہیں:

خرُوج 20:14 (حکم: تُو زِنا نہ کرنا)	احبار 20:10	اِستِثناء 5:18	زبُور 50:18	یرمیاہ 3:6	امثال 6:32
یرمیاہ 3:8	یرمیاہ 3:9	یرمیاہ 5:7	یرمیاہ 7:9	یرمیاہ 23:14	یرمیاہ 29:23
حزقی ایل 16:32	ہوسیع 4:14	ہوسیع 4:13	ہوسیع 1:2	ہوسیع 2:2	ہوسیع 2:4
حزقی ایل 23:27	حزقی ایل 23:43		ہوسیع 4:2	ہوسیع 7:4	ہوسیع 4:15
حزقی ایل 23:37	حزقی ایل 23:45		متی 5:27	متی 5:28	متی 5:32
حزقی ایل 16:38	متی 15:19	متی 19:9	متی 19:18	مرقس 7:21	مرقس 10:11
مرقس 10:12	یوحنا 8:4	لوقا 16:18	لوقا 18:20	یوحنا 8:3	مرقس 10:19
رومیوں 2:22	رومیوں 13:9		دوم پطرس 2:14		مکاشفہ 2:22
مکاشفہ 17:2	مکاشفہ 18:3	مکاشفہ 18:9	یعقوب 2:11		گلتیوں 5:19

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس حکمِ الٰہی کو برقرار رکھا اور اِس کو پُورا کیا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

مسیحیوں کا ایمان ہے کہ خُدا تعالیٰ اُن سے باز پُرس نہیں کرے گا کیونکہ یسُوعؔ مسیح (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) اُن کے مُنجی ہیں۔ وہ شادی کے بندھن سے باہر جنسی تعلّقات، زِناکاری اور جنسِ مخالف کے ساتھ مخفی تعلّقات کو جائز سمجھتے ہوئے روا رکھتے ہیں۔

اکثر مسیحی اِس حکم کو پسِ پُشت ڈال چکے ہیں کہ زِناکاری خُدا تعالیٰ کے خِلاف ایک گناہ ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

مسلمان اپنے دینِ اسلام کے احکام کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نِکاح کے اسباب اختیار کرنے کی فکر میں رہتے ہیں کیونکہ اِسلام شادی کے بندھن سے باہر جنسی تعلّقات، زِناکاری اور جنسِ مخالف کے ساتھ مخفی تعلّقات کی اِجازت نہیں دیتا۔ یہ اعمال گناہِ کبیرہ میں شُمار کیے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآنِ مجید میں اِرشاد فرماتا ہے:

﴿خبردار زنا کے قریب بھی نہ پھٹکنا کیوں کہ وہ بڑی بے حیائی ہے اور بہت ہی بری راہ ہے۔﴾
(سورۃ بنی اسرائیل، آیت 32)

﴿آپ فرمایئے کہ البتہ میرے رب نے صرف حرام کیا ہے ان تمام فحش باتوں کو جو علانیہ ہیں اور جو پوشیدہ ہیں اور ہر گناہ کی بات کو اور ناحق کسی پر ظلم کرنے کو۔۔۔﴾ (سورۃ الاعراف، آیت 33)

مزید دیکھیے: سورۃ النُّور، آیات 3 تا 4 سورۃ النُّور، آیت 26

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
26	ختنے کرانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

شریعتِ موسوی نہیں بلکہ شریعتِ ابراہیمی ختنے کرانے کے حکم کی بُنیاد ہے۔(بحوالہ: پیدائش 17:7-10)

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آپ علیہ السلام کی پشتوں کے ختنے کیے گئے (یہ عہد ابدی عہد تھا)۔(بحوالہ: پیدائش 17:11-13)

جس کا ختنہ نہ ہُوا ہو اُس نے عہد توڑا۔(بحوالہ: پیدائش 17:14)

فسح کی رَسم منانے کے لیے ختنہ کیے ہوئے ہونا شرط مقرر کی گئی۔(بحوالہ: خرُوج 12:44,48)

یہ حکمِ شرعی 'احبار 12:3' میں دُہرایا گیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بیٹے کے ختنے کا واقعہ 'خرُوج 4:25-26' میں مذکُور ہے۔ کتاب یشُوع باب 5 میں موعُود مُقام میں داخل ہونے سے قبل ختنے کروانے کا واقعہ مذکُور ہے۔ فقرہ 'پیدائش 34:14-17' میں ایک مومنہ عورت کے ولی کا عورت کی ایک نامختُون مرد سے شادی کرانے کے لیے رضامند ہونے کی مُمانعت مذکور ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس 'ابدی عہد' کی پاسداری کی۔ آپ علیہ السلام مختُون ہوئے۔(بحوالہ: لوقا 2:21)

مزید دیکھیے: لوقا 1:59

ختنہ کے حکم کی بابت فرمانِ عیسیٰ علیہ السلام ملاحظہ ہو:

''یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا میں نے ایک کام کیا اور تم سب تعجّب کرتے ہو۔ اِس سبب سے موسیٰؔ نے تمہیں ختنہ کا حکم دِیا ہے (حالانکہ وہ موسیٰؔ کی طرف سے نہیں بلکہ باپ دادا سے چلا آیا ہے) اور تم سبت کے دِن آدمی کا ختنہ کرتے ہو۔ جب سبت کو آدمی کا ختنہ کیا جاتا تاکہ موسیٰؔ کی شریعت کا حکم نہ ٹُوٹے تو کیا مُجھ سے اِس لئے ناراض ہو

کہ میں نے سبت کے دِن ایک آدمی کو بالکل تندرُست کر دیا؟'' (یُوحنّا 23-7:21)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکمِ الٰہی پر عمل پیرا ہوئے اور اِس کو پُورا کیا۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

پولس کی غلط تشریحات و توضیحات کے سبب عموماً مسیحی مرد ختنہ نہیں کراتے۔ پولس نے دعویٰ کیا کہ خَتنہ صرف دِل کا اور رُوحانی ہے۔ (بحوالہ: رُومیوں 2:29)

پولس کے اقوال ملاحظہ ہوں:

''دیکھو میں پولس تُم سے کہتا ہُوں کہ اگر تم ختنہ کراؤ گے تو مسیح سے تم کو کچھ فائدہ نہ ہو گا۔'' (گلتیوں 5:2)

''۔۔۔اور ختنہ سے کیا فائدہ؟'' (رُومیوں 3:1) 'اوّل کُرِنتھیوں 19-7:18' میں پولس نے یہی نکتہ تفصیل سے ذکر کیا ہے۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

سُنّتِ ابراہیمی پر عمل کرتے ہوئے بالعموم تمام مسلمان بچّوں کے ختنے کیے جاتے ہیں۔ مزید یہ کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فعل (سُنّت) بھی یہی ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	
27	سُود کھانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

بائبل میں سُود کے لیے اصطلاح 'نیشیک' (Neshek) اِستعمال ہوئی ہے۔

گزشتہ انبیاء علیہم السّلام نے سُود لینے یا دینے کی مخالفت کی:

"۔۔۔وہ جو اپنا رُوپیہ سُود پر نہیں دیتا اور بے گناہ کے خِلاف رِشوت نہیں لیتا۔ اَیسے کام کرنے والا کبھی جُنبِش نہ کھائے گا۔" (زبُور 15:1-5)

"۔۔۔تونے بیاج اور سُود لیا اور ظلم کر کے پڑوسی کو لوٹا اور مجھے فراموش کیا خُداوند خُدا فرماتا ہے۔" (حِزقی ایل 22:12)

مزید دیکھیے: استثناء 23:19-20 احبار 25:36-37 خرُوج 22:25 یرمیاہ 15:10

حزقی ایل 18:8-9 حزقی ایل 18:13 حزقی ایل 18:17

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی سُود لینے یا دینے کی مخالفت کی:

دیکھیے: متّی 25:14-30 اور لوقا 19:11-27 [1]

[1] عہد نامہ جدید میں سود کی بابت مذکور فقروں کی تشریحات میں اختلاف کی بناء پر پیچیدہ صورتِ حال پیدا ہوتی ہے۔۔۔[مذکورہ بالا حوالہ جات میں] ایک امیر شخص کا قصّہ ہے جو کہ ایک سفر پر روانہ ہوتے وقت اپنے مال کو اپنے نوکروں کے پاس امانتاً رکھواتا ہے۔ سفر سے واپسی پر یہ شخص اپنے اُن نوکروں کی تعریف کرتا ہے جنہوں نے مال پر سود حاصل کیا اور اُس نوکر کی سرزنش کرتا ہے جس نے ایسا نہیں کیا۔ اِن فقروں کی عام تشریحات اِس امیر آدمی کو خدا کا نمائندہ ٹھہراتی ہیں۔ انیسویں صدی عیسوی میں اِس تمثیل کی بناء پر [سود کو جائز قرار دیتے ہوئے] لوگوں کو ترغیب دی جاتی تھی کہ اپنے سرمائے کا سمجھداری سے استعمال کریں [یعنی سُود بھی لینا چاہیں تو =

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

عصرِ حاضر میں اکثر مسیحی اِس امر سے بے خبر ہیں کہ سُود لینا اور دینا گناہ ہے۔

مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پُورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

عربی زُبان میں سُود کو 'رِبا' کہا جاتا ہے۔ جِس کے معنی 'بڑھنے، پھلنے پھولنے' کے ہیں۔ سُود حرام قرار دیا گیا ہے۔

مسلمانوں نے بینکاری کا متبادل نظام وضع کیا جِسے ''اِسلامی بینکاری'' سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اِسلامی بینکاری (Islamic Banking) میں رِبا سے پاک لین دین کے معاملات طے پاتے ہیں۔

سُود کی بابت اللہ تعالیٰ کا حکم مندرجہ ذیل آیاتِ قرآنی میں ملاحظہ ہو:

﴿سود خور لوگ نہ کھڑے ہوں گے مگر اسی طرح جس طرح وہ کھڑا ہوتا ہے جسے شیطان چھو کر خبطی بنا دے، یہ اس لئے کہ یہ کہا کرتے تھے کہ تجارت بھی سود ہی کی طرح ہے، حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تجارت کو حلال کیا اور سود

=لیں]۔ بعد میں اِس خیال کو اِس درجہ تقویت دی گئی کہ خُدا تعالیٰ سے منسوب کیا گیا کہ وہ لوگوں کو اپنی مہارتیں اِستعمال کرنے [یعنی سود کمانے] کی ترغیب دیتا ہے۔

جبکہ بائبل کے متعدد علماء نے اِس نکتۂ نظر کا اظہار کیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اِس تمثیل سے سود کی ترغیب نہیں دی اور یہ کہ امیر آدمی ایک ظالم شخص تھا۔ اُن کا نکتۂ نظر یہ ہے کہ امیر شخص خُدا کا نمائندہ نہیں تھا اور یہ کہ یہ تمثیل امیر آدمی کی ناانصافی کا ذِکر کرتی ہے جو غرباء کی حق تلفی کر کے مال جمع کر رہا تھا۔ اِس [سُودی] نظام کے تحت [یہ ہوگا کہ] ''جس کے پاس ہے اُس کو دِیا جائے گا اور جِس کے پاس نہیں اُس سے وہ بھی لے لیا جائے گا جو اُس کے پاس ہے۔'' (لوقا 19:26) لہٰذا، مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اِس تمثیل میں ہیرو (Hero) وہ نوکر ہے جِس نے سُود لینے سے اِجتناب کیا اور امیر آدمی کے سامنے اُسے بتانے لگا کہ ''تُو سخت آدمی ہے۔ جو تُو نے نہیں رکھا اُسے اُٹھا لیتا ہے اور جو تو نے نہیں بویا اُسے کاٹتا ہے۔'' (لوقا 19:21)

(یہ حاشیہ ویب سائٹ www.yourfaithyourfinance.org پر عنوان ''Usury in the New Testament'' کے ذیل میں دیے گئے متن کا اردو ترجمہ ہے۔ یہ مواد مورخہ 28 اگست 2018ء کو مذکورہ ویب سائٹ سے حاصل کیا گیا۔)

کو حرام۔۔۔﴾ (سورۃ البقرۃ، آیت 275)

﴿اللہ تعالیٰ سود کو مٹاتا ہے اور صدقہ کو بڑھاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی ناشکرے اور گنہگار سے محبت نہیں کرتا۔﴾
(سورۃ البَقَرۃ، آیت 276)

﴿اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور جو سود باقی رہ گیا ہے وہ چھوڑ دو، اگر تم سچ مچ ایمان والے ہو۔﴾
(سورۃ البَقَرۃ، آیت 278)

﴿اور سود جس سے منع کیے گئے تھے اسے لینے کے باعث اور لوگوں کا مال ناحق مار کھانے کے باعث اور ان میں جو کفار ہیں ہم نے ان کے لیے المناک عذاب مہیا کر رکھا ہے۔﴾ (سورۃ النِّسآء، آیت 161)

مزید دیکھیے: سورۃ اٰلِ عمران، آیت 130

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

داڑھی رکھنا اور لمبا لباس زیبِ تن کرنا	موازنہ نمبر 28

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

داڑھی رکھنا انبیاء کی سُنّت ہے:

"یہ اُس بیش قیمت تیل کی مانند ہے جو سر پر لگایا گیا اور بہتا ہُوا داڑھی پر یعنی ہارُون کی داڑھی پر آگیا بلکہ اُس کے پَیراہن کے دامن تک جا پہنچا۔" (زبُور 133:2)

"میں نے اپنی پیٹھ پیٹنے والوں کے اور اپنی داڑھی نوچنے والوں کے حوالہ کی۔ میں نے اپنا مُنہ رُسوائی اور تھُوک سے نہیں چُھپایا۔ پر خُداوند خُدا میری حِمایت کرے گا۔۔" (یسعیاہ 50:6-7) (مزید دیکھیے: عزرا 9:3)

موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں سر اور داڑھی کے بال کاٹنے سے متعلّق حکم:

"تم اپنے اپنے سر کے گوشوں کو بال کاٹ کر گول نہ بنانا اور نہ تُو اپنی داڑھی کے کونوں کو بِگاڑنا۔" (احبار 19:27)
"وہ نہ اپنے سر اُن کی خاطر بیچ سے گھُٹوائیں اور نہ اپنی داڑھی کے کونے منڈوائیں اور نہ اپنے کو زخمی کریں۔"
(احبار 21:5)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس حکم پر عمل پیرا ہوئے اور اس کو پُورا کیا۔

موسیٰ علیہ السلام اور ہارون علیہ السلام لمبا لباس زیبِ تن کرتے تھے:

"اور وہ لباس لے کر ہارُون کو کُرتہ اور افُود کا جُبّہ اور افُود اور سِینہ بند پہنانا اور افُود کا کارِیگری سے بُنا ہُوا کمر بند اُس کے باندھ دینا۔" (خرُوج 29:5)

مزید دیکھیے: گنتی 15:38 احبار 16:23 خرُوج 29:29 خرُوج 28:2 خرُوج 31:10

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی لمبا لباس زیب تن کیا:

”اور وہ گاؤں، شہروں اور بستیوں میں جہاں کہیں جاتا تھا لوگ بیماروں کو بازاروں میں رکھ کر اُس کی منّت کرتے تھے کہ وہ صِرف اُس کی پوشاک کا کنارہ چُھولیں اور جتنے اُسے چُھوتے تھے شفا پاتے تھے۔“ (مرقس 6:56)

مزید دیکھیے: متّی 9:20-22 لوقا 8:43-48

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اِس روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اِس پر عمل پیرا ہوئے۔

مسیحیوں کا طرزِ عمل:

عصرِ حاضر میں مسیحی مرد حضرات شاذو نادر ہی لمبا لباس زیبِ تن کیے ہوئے نظر آتے ہیں (بالخصوص مسیحی ممالک میں)۔
حالانکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوشاک زیبِ تن کی۔ کئی مسیحی صرف فیشن کے طور پر داڑھی بڑھاتے ہیں۔
مسیحی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی برقرار کردہ روایت اور پورے کیے گئے حکم پر عمل پیرا نہیں ہیں۔

مسلمانوں کا طرزِ عمل:

اکثر مسلمان داڑھی رکھ کر نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اِس سُنّت پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔
مسلمانوں کی اکثریت مہذب لباس پہنتے ہیں۔ لمبا لباس بھی زیبِ تن کیا جاتا ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

موازنہ نمبر	عہد نامہ قدیم میں نبی کریم حضرت محمد ﷺ کا نام کے ساتھ ذکر (بشارت)
29	

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

غزل الغزلات 5:16 (شرہاشرم 5:16) میں لفظ מַחֲמַדִּים اپنی اصل زُبان میں 'محمدیم' پڑھا جاتا ہے۔ ذہن نشین رکھیے کہ عبرانی زبان میں 'یم' کا اضافہ بصورتِ جمع ہے اور یہ جمع عددی نہیں بلکہ ادبی ہے۔

NAS Exhaustive Concordance کے مطابق عبرانی لفظ מַחְמַד لفظ (chamad) سے مشتق ہے۔

لغت 'Brown-Driver-Briggs Hebrew and English Lexicon' کے مطابق لفظ chamad 'فعل' ہے جِس کے انگریزی میں معانی "desire, take pleasure.." ہیں اور عربی میں حَمِدَ کہا جاتا ہے۔

عربی زبان میں لفظ حَمِدَ (praise) 'تعریف کرنا' فعل ہے اور لفظ مُحَمَّدٌ اِسی لفظ سے مشتق ہے۔

اگر מַחְמַד (مُحَمَّدٌ) ایک ایسا لفظ تھا جِس کے کوئی معانی نہیں تو اِس کے تراجم "lovely"، "desirable" یا "عشق انگیز" کیوں کیے گئے؟ لہٰذا لفظ מַחְמַד (مُحَمَّدٌ) کے غلط تراجِم کیے گئے اور اِسے غلط معانی دیئے گئے۔

غزل الغزلات 5:16 سے متعلق ذیل میں دیئے گئے ویڈیو ربط کو سُننے پر آپ ایک عبرانی ربّی کو یہ لفظ מַחֲמַדִּים 'محمدیم' پڑھتے ہوئے پائیں گے:

http://www.youtube.com/watch?v=3YsA45CuvFk

Strong's Concordance کے مطابق:	According to Strong's Concordance:
اصل لفظ: מַחְמַד	**Original Word:** מַחְמַד
قواعدی جزءِ کلام: اسمِ مذکر	**Part of Speech:** Noun Masculine

http://biblesuite.com/hebrew/4261.htm

یہاں یہ سوال اُٹھتا ہے کہ اگر لفظ מַחְמַד اِسمِ مذکر ہے تو اِس کا ترجمہ Adjective کے طور پر کیوں کیا گیا؟ ("lovely" اور "Desireable")

اگر آپ عبرانی لفظ מחמד کو کاپی کریں اور ترجمہ کرنے والی مندرجہ ذیل ویب سائٹس پر پیسٹ (paste) کریں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اِن لغات میں اِس لفظ מחמד کا ترجمہ **محمد** (Muhammad) ہے:

❶ http://www.worldlingo.com ❷ http://www.freetranslation.com

یہود و نصاریٰ کا (غلط) ترجمہ:

یہود کے مطابق اِس عبرانی لفظ מַחֲמַדִּים سے مراد حضرت سلیمان علیہ السلام ہیں جبکہ عیسائی کہیں گے کہ یہ لفظ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لیے استعمال ہُوا ہے۔

انہوں نے بائبل کے اِس فقرے غزل الغزلات 5:16 کا ترجمہ یُوں کیا ہے (جو کہ غلط ہے):

"اُس کا منہ از بس شیریں ہے۔ ہاں وہ سراپا عشق انگیز ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب۔ یہ ہے میرا پیارا۔"

مسلمانوں کا (درست) ترجمہ:

بائبل کے اِس فقرے غزل الغزلات 5:16 کا درست ترجمہ یہ ہے:

"اُس کا منہ از بس شیریں ہے۔ ہاں وہ تو ٹھیک محمد ہے۔ اے یروشلم کی بیٹیو! یہ ہے میرا محبوب۔ یہ ہے میرا پیارا۔"

قرآنِ مجید میں سورۃ الاعراف کی آیت نمبر 157 میں ذکر ہے کہ نبی کریم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا نام تورات اور انجیل میں مذکور تھا۔ آیتِ قرآنی کا ترجمہ ملاحظہ ہو:

﴿ جو لوگ ایسے رسول نبی امی کا اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات و انجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں۔ وہ ان کو نیک باتوں کا حکم فرماتے ہیں اور بری باتوں سے منع کرتے ہیں اور پاکیزہ چیزوں کو حلال بتاتے ہیں اور

گندی چیزوں کو ان پر حرام فرماتے ہیں اور ان لوگوں پر جو بوجھ اور طوق تھے ان کو دور کرتے ہیں۔ سو جو لوگ اس نبی پر ایمان لاتے ہیں اور ان کی حمایت کرتے ہیں اور ان کی مدد کرتے ہیں اور اس نور کا اتباع کرتے ہیں جو ان کے ساتھ بھیجا گیا ہے، ایسے لوگ پوری فلاح پانے والے ہیں۔ ﴾

	حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟
✓	حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟

---OOO---

موازنہ نمبر	
30	بائبل میں مسلمانوں کا ذِکر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا عمل: گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہونا اور اُن کو پُورا کرنا

بائبل کی اسیری کے بعد کے وقتوں میں لفظ ''میشُلَّم''(Meshullam) (عبرانی میں מְשֻׁלָּם)عام تھا۔ یہ لفظ بائبل میں پچّیس (25) مرتبہ مذکور ہے۔ عبرانی بائبل میں لوقا 6:40 کے مطابق حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لفظ שמשלם استعمال کیا جو کہ ''شی مُشلَم''(She-Mushlam) پڑھا جاتا ہے۔ یہ دونوں الفاظ ''میشُلَّم'' اور''شی مُشلَم'' لفظ ''شَلام''(Shalam) שָׁלַם سے مشتق ہیں۔ عربی زُبان کا لفظ ''مُسلم''(Muslim) لفظ ''سَلِمَ''(Salima) سے مشتق ہے۔عبرانی لفظ ''شَلام''(Shalam) اور عربی لفظ ''سَلِمَ''(Salima)ہم معنی الفاظ ہیں۔اِن الفاظ کے معانی ہیں:امن و سلامتی پانااور دوسرے افراد کو امن و سلامتی دینا، تسلیم کرنا، خودسپردگی واطاعت اختیار کرنا، خُدا تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں سرِ تسلیم خَم کرنا۔ لہٰذا مُشلَم کا معنیٰ 'مُسلم'(مسلمان) ہے۔

مسیحیوں کا (غلط) ترجمہ:

عبرانی لفظ שמשלם (شی مُشلَم) کا ترجمہ 'کامل'(perfect) کیا گیا۔

بائبل کے اِس فقرے 'لوقا 6:40' کا مسیحیوں کا کیا گیا ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

''شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں بلکہ ہر ایک جب کامل ہُوا تو اپنے اُستاد جیسا ہوگا۔''

مسلمانوں کا (درست) ترجمہ:

عبرانی لفظ שמשלם (شی مُشلَم) کا درست ترجمہ 'مسلم'(Muslim) ہے۔

بائبل کے اِس فقرے لوقا 6:40 کا درست ترجمہ مندرجہ ذیل ہے:

”شاگرد اپنے اُستاد سے بڑا نہیں بلکہ ہر ایک جب مسلمان ہُوا تو اپنے اُستاد جیسا ہوگا۔“

حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسیحی تھے؟	
حضرت عیسیٰ علیہ السلام مسلمان تھے؟	✓

---OOO---

حاصلِ کلام

① حضرت عیسیٰ علیہ السلام گزشتہ انبیاء علیہم السّلام پر نازل شدہ احکامات پر عمل پیرا ہوئے اور اُن کو پُورا کیا۔ آپ علیہ السلام مسلمان تھے۔آپ کا مذہب اِسلام تھا۔

② اگر آپ حضرت عیسیٰ المسیح علیہ السلام کے پُورے کیے گئے احکام اور اُن کی شریعت کی اتباع نہیں کرتے تو آپ خود کو مسیحی کیوں کہلواتے ہیں؟ درحقیقت آپ کو چاہیے کہ خود کو کلیسائی (Church-ian) کہلوائیں، پولسی (Paul-ian) کہلوائیں یا پھر آپ جِس کسی کی بھی اطاعت کرتے ہیں خود کو اُسی سے منسوب کریں۔

اگر آپ مسلمانوں کے طور طریقے اپنانے میں دلچسپی رکھتے ہیں تو ذیل میں دی گئی ویب سائٹ وِزٹ کیجیئے:

www.islamic-invitation.com

References: *(Taken from the English Version)*

1. The Noble Qur'an
2. Multilingual translations of the Bible
3. The Torah
4. Authentic websites in comparative religions

www.islamic-invitation.com

This book (*Was Jesus a Christian or a Muslim?*) is available in following languages as well on the above stated website:	یہ کتاب (حضرت عیسیٰ علیہ السّلام مسیحی تھے یا مسلمان؟) مذکورہ بالا ویب سائٹ پر مندرجہ ذیل زبانوں میں بھی دستیاب ہے:
1. Arabic	1۔ عربی
2. English	2۔ انگریزی
3. French	3۔ فرانسیسی
4. Spanish	4۔ ہسپانوی
5. Polish	5۔ پولینڈی
6. Italian	6۔ اطالوی
7. Dutch	7۔ ڈُچ
8. Greek	8۔ یونانی
9. Hungarian	9۔ ہنگری
10. Romanian	10۔ رومانوی
11. Malay	11۔ مالائی
12. Bosnian	12۔ بوسنیائی
13. Portuguese	13۔ پرتگالی
14. Russian	14۔ روسی
15. Albanian	15۔ البانی
16. Ukranian	16۔ یوکرائنی